شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ

اور

غیر مقلدین

غیر مقلدین کے یہاں شاہ ولی اللہ محدث رحمہ اللہ کو
اہلحدیث کہنا اور سمجھنا ظلم ہے

پیش کردہ

فہرست

شاہ ولی اللہ اور وحدۃ الوجود

شاہ ولی اللہ کا اپنے والد کے بارے میں علم غیب کا دعویٰ

شاہ عبدالرحیم صاحب کی حضور ﷺ سے بیعت

حضرت شاہ عبدالرحیم انبیاء اور اولیاء کے تربیت یافتہ تھے

شاہ ولی اللہ کی تربیت بھی حضور ﷺ نے کی

شاہ ولی اللہ کشف القبور

صاحبِ قبر سے فیض پانے کی راہ

آئندہ ہونے والے حالات کے کشف کی راہ

ائمہ کے مذاہب اور صوفیہ کے سلسلے

شاہ ولی اللہ و دیگر لوگوں نے مسلمانوں کے کارناموں پر پانی پھیر دیا

شاہ ولی اللہ کی حضور خاتم النبیین ﷺ سے گفتگو

رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا

حضور ﷺ کی قبر پر مراقبہ

ائمہ اہلِ بیت کی قبروں پر حضرت شاہ صاحب کا مراقبہ

حضرت شاہ ولی اللہ کا اپنے والد صاحب کی قبر پر مراقبہ

شاہ ولی اللہ نے اپنے لیئے ایک نورِ عظیم دیکھا

شاہ ولی اللہ کے ہاتھ پر حضور ﷺ سے بیعت

صوفیوں کا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین

صوفیہ کے اشغال واذکار

تصورِ شیخ

فنا فی اللہ اور بقا فی اللہ

اوّل ما خلق اللّٰہ نوری سے استدلال

امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے

مذہب حنفی میں ایک سر غامض ہے

غیر مقلدین کا شاہ ولی اللہ کے بارے میں مغالطہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے آپ کو صرف برصغیر ہی نہیں عالم اسلام میں بھی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اللہ تعالی نے آپ کو وقت کا مجدد بنایا تھا آپ مفسر ومحدث ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ وسالک بھی تھے۔افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ آج کل کے غیر مقلدین حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کو صرف اس عنوان سے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ مقلد تھے نہ مروجہ تصوف اور اسکے اعمال واشغال کے قائل تھے پھران کا ہر چھوٹا بڑا آپ کی چند عبارات کے سہارے ائمہ اربعہ کے مقلدین کے خلاف گوہر فشانی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔حالانکہ اگر آپ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے عقائد ونظریات کا مطالعہ کریں تو آپ پر یہ بات کھل جائے گی حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نہ غیر مقلد تھے اور نہ ہی آپ نے مقلدین کو مشرک ہونے کا طعنہ دیا اور نہ ان مقلدین پر وہ آیات پڑھ کر چسپاں کیں جو مولانا جونا گڑھی اور دوسرے غیر مقلد علماء ہمیشہ پڑھ پڑھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے رہتے ہیں آیئے آج کی محفل میں ہم حضرت شاہ صاحب کے کچھ عقائد ونظریات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضرت شاہ صاحب غیر مقلدوں کے ہاں کس نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ اور نظریہ وحدت الوجود والشھود

غیر مقلدوں کے معروف عالم مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

> ایک اور بزرگ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں ہم مجدد الف ثانی کی طرح انکی دینی خدمات کے بدل وجان معترف ہیں اور ان بزرگوں کے حق میں تہہ دل سے دعا نکلتی ہے لیکن شاہ صاحب مذکور جہاں عالم محدث فقیہ ہیں وہاں متصوف بھی ہیں انہوں نے ایک رسالہ بنام فیصلہ وحدۃ الوجود والشھو دلکھا جس میں صرف ابن عربی اور مجدد صاحب کے نظریات کو تطبیق دینے کی کوشش کی گئی ہے وحدت الوجود اور شھود کی تردید یا بطلان کی جرات نہیں ہوئی بلکہ حقیقتا دیکھا جائے تو مجدد الف ثانی کے نظریہ توحید کی مقبولیت کے باوجود شاہ صاحب کا ذہن نظریہ وحدت الوجود کی حقانیت کی طرف مائل رہا اور تطبیق یوں دی گئی کہ وحدت الوجود کے نظریہ میں وحدت الشھود کا نظریہ پہلے ہی شامل ہے اور نزاع صرف لفظی ہے حقیقت ایک ہی ہے۔

چنانچہ اسی رسالہ کے ص ۷ پر فرماتے ہیں:

فالمذهب الاول تسمى بوحدة الوجود والثانى بوحدة الشهود ووقع عندنا ان

المکشوفین صحیحان جمیعا لکن القول بان وحدۃ الشھود علی ھذا المعنی لم یقل به الشیخ العربی سھو بل الشیخ واتباعه بل الحکماء ایضا یقولون بھا

تو پہلے مذہب کا نام وحدت الوجود ہے اور دوسرے کا وحدت الشہود ہے اور ہمارے نزدیک دونوں مکاشفے صحیح ہیں لیکن یہ کہنا کہ شیخ عربی نے وحدت الشہو د اس معنی سے نہیں کہے یہ سہو ہے بلکہ شیخ اور اتباع شیخ بلکہ حکماء نے بھی یہی بات کہی ہے ۔

آپ کو یہ نظریات چونکہ ورثہ میں ملے تھے لہذا انکا انکار اور بطلان مشکل تھا چنانچہ انفاس العارفین ص ۹۶ پر فرماتے ہیں:

''والد گرامی (شاہ عبدالرحیم صاحب) فرماتے تھے کہ اوقات عزیز میں سے ایک وقت فنائے کلی اور غیبت تامہ میسر ہوئی تو دیکھا کہ حق سبحانہ تعالی نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے فلاں بندے کو ڈھونڈ لاؤ زمین میں تلاش کیا آسمان چھان مارے نہ ملا بہشت میں تلاش کیا نہ پایا اس پر حق سبحانہ وتعالی نے فرشتوں سے خطاب کیا کہ جو مجھ میں فنا ہوا وہ نہ آسمانوں میں ملے گا نہ زمینوں میں اور نہ ہی بہشت میں ۔''

لیکن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اس تطبیق کو شیخ مجدد کے متبعین نے قبول نہیں کیا چنانچہ خواجہ میر ناصر عندلیب نے اپنی کتاب نالہ عندلیب ص ۱۱۵۳ میں وحدت الوجود کی تغلیط کی پھر خواجہ میر درد نے اس وجودی نظریہ کو سراسر زندقہ قرار دیا ۔

(شریعت وطریقت ص ۱۰۸) مولانا کیلانی صاحب یہ بھی لکھتے ہیں:

صوفیاء میں جو پیر پرستی اور گور پرستی کے رجحانات پائے جاتے ہیں اسکے خلاف انہوں نے (یعنی حضرت شاہ صاحبؒ نے) بھرپور جدوجہد کی ہے لیکن انکا یہ پہلو کمزور ہے کہ وہ خود ان نظریات کے قائل رہے ہیں اور مجدد الف ثانی کے نظریات سے تطبیق کی کوشش کی ہے (ایضا ص ۱۸۷)

اب یہ بھی دیکھتے چلیں کہ اس قسم کا نظریہ رکھنے والے غیر مقلدین کے ہاں کس جرم کے مجرم شمار ہوتے ہیں غیر مقلدوں کے پروفیسر طالب الرحمٰن صاحب نے اس نظریہ وحدۃ الوجود سے متعلق سعودی عرب کے مفتی محترم شیخ ابن عثیمین کا فتوی اس طرح نقل کیا ہے:

وھذا فناء اھل الالحاد القائلئن بوحدۃ الوجود کابن عربی والتلمسانی وابن سبعین والقونوی ونحوھم وھولاء اکفرمن النصاری (الدیوبندیہ ص ۴۷)

یعنی یہ حضرات کفر میں عیسائیوں سے بھی بڑھ کر ہیں ۔......(۱ ۔حاشیہ)

حضرت شاہ ولی اللہ کا اپنے والد شاہ عبدالرحیم کے بارے میں علم غیب کا عقیدہ

غیر مقلد عالم مولانا کیلانی نے ''شاہ عبدالرحیم کا علم غیب'' کی سرخی جما کر لکھا کہ:
انفاس العارفین میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد محترم شاہ عبدالرحیم کے متعلق فرماتے ہیں

''سننے میں آیا ہے کہ آپ کا ایک خادم کسی بری عادت میں مبتلا تھا آپ نے اسے کئی بار اشاروں کنایوں سے تنبیہ فرمائی مگر وہ پھر بھی نہ چونکا اور نہ ہی اپنی عادت بد سے باز آیا بالآخر حضرت شیخ نے اسے تنہائی میں بلا کر کہا تجھے کئی بار اشاروں کنایون سے سمجھایا مگر تو نے کوئی پروانہیں کی شاید تو سمجھتا ہے کہ ہم تیرے کرتوتوں سے بے خبر ہیں قسم بخدا اگر زمین کے نچلے طبق میں رہنے والی کسی چیونٹی کے دل میں بھی سو خیالات آئیں تو ان میں ناوے خیالات کو میں جانتا ہوں اور حق سبحانہ وتعالی اسکے سو کے سو خیالات سے باخبر ہے یہ سن کر خادم نے اپنی برائی سے توبہ کرلی''

(انفاس العارفین ص ۲۰۵ اردو)

مولانا کیلانی آگے لکھتے ہیں:

''اگر شاہ ولی اللہ صاحب جیسے محدث اور فقیہ بھی اپنی روایت سننے میں آیا ہے سے شروع کریں تو دوسروں کو ایسی روایات بیان کرنے کا اور بھی زیادہ حق پہنچتا ہے پھر آپ نے عبد اور معبود کے علم میں ناوے اور سو کی نسبت بیان فرمائی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ آپ نے کسر نفسی سے کام لیا ہے یا ذرا جھجک گئے ہیں۔''

(شریعت وطریقت ص ۲۹۳ از کیلانی صاحب)

مولانا موصوف فرماتے ہین کہ حضرت شاہ صاحب اپنے والد محترم کے بارے میں علم غیب کا عقیدہ رکھتے تھے اسی لئے موصوف نے شاہ عبدالرحیم کے علم غیب کی سرخی لگائی اور اس پر یہ واقعہ نقل کرکے تبصرہ فرمایا۔اب جو شخص یہ عقیدہ رکھے اسے غیر مقلد علماء کس جرم کا مجرم گردانتے ہیں اسے الدیوبندیہ کے مصنف طالب الرحمٰن صاحب سے سنئے وہ سعودی عرب کے علماء سے یہ فتوی لائے ہیں کہ ایسا شخص گمراہ ہے جھوٹا ہے قرآن وحدیث کا مخالف ہے۔

ومن زعم ان احدا من الاولیاء والصالحین اتباع الرسل عقیدة وعملا فهو مخطیء کاذب لمخالفته مانزل من آیات القرآن وماثبت عن النبی ﷺ من الاحادیث الدالة علی اختصاص اللہ تعالی بعلم المغیبات (الدیوبندیہ ص ۱۸۰)

خدا کو معلوم ہے کہ غیر مقلدین کیوں حضرت شاہ صاحب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں؟ شاہ صاحب کو اگر نواب صاحب نے حنفی کہہ دیا ہے تو اسکا مطلب یہ کہاں سے نکل آیا کہ حضرت موصوف پر اتنا سخت فتوی جڑ دیا جائے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب کی حضور سے بیعت

موجودہ دور کے غیر مقلدوں کے ہاں بیعت سلوک بدعت ہے اور یہ شریعت کے مقابل ایک نئی راہ ہے حالانکہ خود انکے اکابر اس راہ پر چل چکے ہیں۔حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے القول الجمیل میں اسی بیعت سلوک کے سنت ہونے پر ایک پورا بیان دیا ہے اور کھل کر اس کی تائید وتصویب فرمائی ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ غیر مقلدوں کی نگاہ عالی میں حضرت شاہ صاحب کس درجہ کے مجرم ٹھہرتے ہیں۔لیکن اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ اسکی صراحت فرماتے ہیں کہ انکے والد نے خواب میں بنفس نفیس حضورﷺ سے بیعت کی تھی۔حضرت شاہ صاحب قدس سرہ خود لکھتے ہیں کہ۔

''میں نے اپنے والد ماجد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے مجھے بیعت فرمایا اور میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان لیا اسی لئے میں بھی بیعت کے وقت مصافحہ کرتا ہوں''(القول الجمیل ص ۲۹)

غیر مقلدوں کے ہاں اولا تو یہ بات ہی غلط در غلط ہے کہ حضورﷺ کو خواب میں دیکھنے والا خود آپ کو دیکھ رہا ہے۔ وہ اس بات کے قائل نہیں اور انکا مسلک یہ ہے کہ حضور کو خواب میں دیکھنے کے واقعات اور بیانات غلط ہیں اور شارحین اور مقلدین دراصل حدیث کا معنی ہی نہیں سمجھ پائے۔یہ صرف صحابہ کے بارے میں ہے دیگر افراد امت کے بارے میں نہیں۔سو غیر مقلدین کے نزدیک حضرت شاہ صاحب کا پہلا بیان ہی غلط ہے کہ انکے والد نے حضور کو دیکھا تھا۔معلوم نہیں حضرت شاہ صاحب جیسے اہل علم اور محدث نے اسے کس طرح نہ صرف یہ کہ تسلیم کرلیا بلکہ اسے نقل بھی فرمالیا۔اور پھر حضرت شاہ صاحب کی یہ خطرناک غلطی ہے کہ انہوں نے بیعت سلوک کو بھی مان لیا جو بدعت اور شریعت سے جدا ایک راہ ہے اس سے تو شاہ صاحب نے صوفیہ کرام کے مسلک کو بڑی تقویت پہنچائی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام کسی اہلحدیث (غیر مقلد) کا نہیں ہوسکتا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم انبیاء واولیاء کے تربیت یافتہ تھے

غیر مقلدین کے ہاں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ تو اس بات پر گردن زدنی قرار پاچکے کہ انہوں نے اپنے والد کی اس بیعت نبوی کو تسلیم کرلیا مگر بات ابھی یہیں ختم نہیں ہوتی آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد کی تو انبیاء واولیاء نے تربیت فرمائی تھی۔آپ کا بیان ملاحظہ کیجئے۔

میرے والد کی باطنی تربیت رسول اللہﷺ نے فرمائی چنانچہ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ آپ نے بیعت فرمایا اور نفی واثبات کی تعلیم دی نیز زکریا علیہ السلام سے بھی ان کو شرف تربیت حاصل تھا آپ ہی نے والد

صاحب کو اسم ذات کی تلقین فرمائی تھی علاوہ ازیں روح الامت شیخ عبدالقادر جیلانی خواجہ بہاء الدین نقشبندی اور خواجہ معین الدین چشتی رحمھم اللہ اجمعین سے بھی تربیت حاصل تھی (القول الجمیل ص ۶۲)

ہم طالب الرحمٰن صاحب جیسے غیر مقلد دانشور اور سماحۃ الشیخ بن باز مرحوم کے معتمد ڈاکٹر لقمان سلفی جیسی موحد شخصیت سے یہ دریافت کرنے کی جسارت کرتے ہیں کہ کیا ایسا شخص اہلحدیث کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے؟ کیا آپ اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کو ایک لمحہ کیلئے سلفی العقیدہ ماننے کیلئے تیار ہیں؟ اگر آپ حضرت شاہ کے یہ عقائد ونظریات بخوشی قبول کرتے ہیں اور ان میں آپ کو کسی قسم کا کوئی شرک نظر نہیں آرہا ہے اور بقول عبدالرحمٰن عبدالخالق کے یہ "سراسر خرافاتی بیانات" نہیں ہیں تو پھر سعودی عرب کے مشائخ واہل فتوی کے فتاوی کیا آپ پر لاگو نہیں ہورہے ہیں؟ اور کیا آپ اس فتوی کی روشنی میں اہلحدیث کہلانے کے قابل ہیں؟ اور اگر حضرت شاہ صاحب کے یہ بیانات غلط ہیں جھوٹ ہیں شرک ہیں حضور کی طرف غلط باتیں منسوب ہیں خرافات ہیں تو پھر آپ کا یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے کہ حضرت شاہ صاحب اور انکا خاندان سلفی العقیدہ تھا اور تصوف وصوفیہ سے کوسوں دور تھا۔؟

حضور ﷺ نے مجھے سالک بنایا اور میری تربیت فرمائی

حضرت شاہ صاحب یہ بات صرف اپنے والد محترم کے متعلق ہی نہیں لکھتے بلکہ خود اپنے بارے میں بھی فرماتے ہیں کہ آپ نے ہی مجھے سالک بنایا اور میری تربیت کی۔ آپ لکھتے ہیں

سلکنی رسول الله ﷺ بنفسه وربانی بیده فانا اویسیة وتلمیذه بلا واسطة
بینی وبینه وذلك انه ارانی ﷺ روحه المکرمة فعرفی بها
(فیوض الحرمین ص ۱۲۶ مع اردو ترجمہ)

مجھے خود رسول اللہ ﷺ نے سالک بنایا اور آپ نے خود میری تربیت فرمائی لہٰذا میں کسی واسطے کے بغیر رسول اللہ ﷺ کا شاگرد ہوں اور اویسی ہوں اور یہ بات اس بناء پر ہے کہ آپ نے اپنی روح مکرمہ مجھے دکھلائی اور اس سے مجھے عارف بنایا......الخ

غیر مقلد علماء کو چاہئیے کہ وہ حضرت شیخ عثیمین دامت برکاتھم ......صاحب سراج منیر شیخ دکتور ہلالی عم فیوضہ...... صاحب فضائح الصوفیہ شیخ عبدالرحمن عبدالرحمٰن عبدالخالق کی خدمت میں گذارش کریں کہ وہ حضرت شاہ ولی اللہ پر ایسا فتوی لگائیں کہ پھر کسی اہلحدیث کو انکا نام لینے کی جرات نہ ہو اور نہ وہ پھر امام مولانا اسماعیل سلفی کی طرح شاہ صاحب کی خدمات اور انکی

تحریک آزادی فکر کا نام لے کر اہلحدیث کو بدنام کرے۔ ویسے بھی حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ مولانا طالب الرحمٰن صاحب الـدهـلـویـه لکھ کر فوراً اپنی جماعت کی اصلاح کریں اور حضرت شاہ صاحب کے ان عقائد و نظریات سے سے اپنی جماعت کو بچانے کیلئے اٹھیں۔

شاہ ولی اللہ اور کشف قبور

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے حضرت شاہ صاحب کا کشف قبور کے بارے میں یہ بیان نقل کیا ہے آپ بھی اسے دیکھئے:

ذکر کشف قبور...... جان لو کہ ذکر کشف قبور کے واسطے اول جب مقبرہ میں آئے دوگانہ ان بزرگ کی روح کے واسطے پڑھے اگر سورہ فاتحہ یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے اور دوسری میں سورہ اخلاص اور نہیں تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار اخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی پیٹھ کر کے بیٹھے اور ایک بار آیت الکرسی اور بعض سورتیں جو زیارت کے وقت پڑھتے ہیں جیسے سورہ ملک اور اسکے سوا بعدہ قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کرے بعدہ سات دفعہ طواف کرے اور اس میں تکبیر پڑھے اور پھر پاؤں کی طرف رخسار رکھے اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یارب ۲۱ دفعہ بعدہ دل طرف آسمان کے کہے یاروح اور دل میں ضرب کرے یاروح الروح جب تک کہ انشراح پائے یہ ذکر کرے انشاءاللہ کشف قبور وکشف ارواح حاصل ہوگا (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب ص ۱۱۳۔۱۱۴)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی مذکورہ واقعہ نقل کر کے اس پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں:

شاہ صاحب کے مندرجہ بالا بیان سے درج ذیل چیزوں کا جواز ثابت ہوتا ہے

ا۔مقبروں اور مزاروں کا جواز

......۲۔نذر لغیر اللہ کا جواز کیونکہ دو رکعت نماز محض ایصال ثواب کیلئے نہیں پڑھی جا رہی بلکہ اس کے پیچھے ایک مقصد بھی ہے اور یہی چیز نذر کہلاتی ہے

......۳۔قبروں کے گرد طواف کا جواز

......۴۔صاحب قبر کے پاؤں کی طرف رخسار رکھنے کا جواز۔

......۵۔غیر اللہ کو پکارنے کا جواز

......اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنے کی حکمت و آداب تو شاہ صاحب خود ہی بہتر سمجھتے ہیں ......اب اگر اتنی باتیں شاہ صاحب جیسے بزرگ اور عالم دین سے ثابت ہو جائیں تو اگر عام لوگ اس میں قبروں پر چراغ جلانے جھاڑو دینے اور ان صاحب قبور سے مرادیں مانگنے کا اضافہ کرلیں تو ان بے چاروں کا کیا قصور ہے (ایضاً ص ۳۳۵)

سلفی عالم مولانا کیلانی صاحب کا تبصرہ آپ کے سامنے ہے اب یہ بھی دیکھتے جایئے کہ حضرت شاہ کے اس کشف قبور کے بارے میں غیر مقلد علماء کیا کہتے ہیں؟ طالب الرحمٰن صاحب سعودی عرب کی فتوی کمیٹی سے یہ فتوی نکال لائے ہیں کہ یہ سب اعمال شرکیہ ہیں شیخ محمود تویجری کا فتوی اس طرح نقل کیا گیا ہے:

ومن الشركيات التى ذكرت عن بعض مشائخ انهم كانوا يرابطون على القبور وينتظرون الكشف والكرامات والفيوض الروحية من اهل القبور
(الدیوبندیہ ص۱۳۵)

والاستعانة بالميت شرك وكذلك الاستغاثة بالحى الغائب شرك (ایضاص۷۶)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی صاحب نے شاہ صاحب کی عبارت سے ثبوت پیش فرمایا ہے کہ شاہ صاحب نے غیر اللہ کو پکارنے کا جواز مہیا کر دیا ہے اب اس پر شیخ علامہ ابن عثیمین کا فتوی ملاحظہ فرمایئے جو طالب الرحمٰن بڑی کوشش سے لائے ہیں:

واما من زارهم ونذر لهم وذبح لهم او استغاث بهم فان هذا شرك اكبر مخرج عن الملة يكون صاحبه به كافرا مخلدا فى النار (الدیوبندیہ ص۸۳)

اس پر بھی طالب الرحمٰن کا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اللجنۃ الدائمہ سے پھر یہ فتوی منگوالیا کہ یہ شرک اکبر ہے ملت اسلام سے باہر ہیں جس طرح کفار کے ساتھ موالات جائز نہیں انکے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے گا انکے پیچھے نماز جائز نہیں ہے انکے ساتھ رہنا جائز نہیں ان سے اپنے تعلقات ملانا جائز نہیں۔

اذاكانت حال من تعيش بينهم كماذكرت من استغاثهم بغير الله كالاستغاثة بالاموات والغائبين عنهم من الاحياء اوبالاشجار اوالاحجار او الكواكب ونحوذلك فهم مسركون شركا اكبر يخرج عن ملة الاسلام لاتجوز موالاتهم كمالاتجوز موالاة الكفار ولاتصح الصلاة خلفهم ولاتجوز عشرتهم ولاالاقامة بين اظهرهم ......الخ (ایضاص۸۵)

مولانا کیلانی صاحب نے حضرت شاہ صاحب کے بارے میں یہ بھی انکشاف فرمادیا کہ ان سے نذر لغیر اللہ کا جواز بھی مل گیا ہے اب اس پر طالب الرحمٰن صاحب سعودی عرب کے علماء خصوصا شیخ ابن عثمین سے یہ فتوی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں کہ:

النذر عبادة لايجوز الا الله عزوجل وكل من صرف شيئا من انواع العبادة لغير الله فانه مشرك كافر قد حرم الله عليه الجنة وماواه النار (ایضا ص۹۲)

افسوس کہ کفر وشرک کی یہ بیماری صرف شاہ صاحب میں ہی نہیں پائی جاتی اور اس فتوے کی زد میں صرف آپ ہی

نہیں آئے ہیں بلکہ غیر مقلدین کی معروف ومحبوب شخصیت محترم جناب نواب صدیق حسن خان صاحب اور سرخیل اہلحدیث مولانا عنایت علی صاحب عظیم آبادی اور انکا خاندان بھی اس کا شوق وذوق رکھتے رہے ہیں اور ہم انکے حولجات آئندہ کسی نشست میں پیش کریں گے۔

صاحب قبر سے فیض پانے کی راہ

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ مشائخ چشتیہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ:

جب قبرستان میں داخل ہوتو سورہ انافتحنا دورکعت میں ادا کرے پھر میت کی طرف سامنے ہوکر کعبہ مشرفہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہوجاوے پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یاروح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے اور یاروح الروح کی دل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اسکا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہوسکے دل پر ثم ینتظر لما یفیض من صاحب القبر علی قلبه (القول الجمیل ص ۷۷۔ ترجمہ مولانا خرم علی بلہوری مرحوم)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے نزدیک صاحب قبر سے فیض پانے کا منتظر رہنا اور اسکے لئے طریقہ اختیار کرنا کوئی مذموم عمل نہیں اور نہ ہی اس سے حضرت شاہ صاحب کی سلفیت پر کوئی آنچ آتی ہے اگر اس عمل سے آپ کی سلفیت مجروح ہوتی تو حضرت شاہ صاحب اس پر کڑی تنقید فرماتے اور اسے بدعت اور خرافات کے ذیل میں شمار کرتے۔ آپ کا اسے بیان کرنا اور اسکی تردید نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے ناجائز نہیں سمجھتے۔ اب یہ مولانا طالب الرحمٰن اور انکے اعوان ہی بہتر بتا سکتے ہیں کہ وہ حضرت قدس سرہ کے اس بیان کو الاستفادة من المقبورین کے ضمن میں لاکر شیخ ابن عثمین کا افتوی ان پر جڑتے ہیں یا اسے المراقبة عندا لقبور کے تحت بیان کرکے شیخ دکتور تقی الدین ہلالی اور شیخ حمود تویجری کے سخت فتوں کی زد میں لاتے ہیں؟

آئندہ واقع ہونے والے حالات کے کشف کی راہ

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کشف واقعات آئندہ کے سلسلے میں بعض مشائخ کے طریقے سے اختلاف کرتے ہوئے اپنے محترم والد ومرشد حضرت شاہ عبدالرحیمؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

والذی اختاره سیدی الوالدی فی هذه الباب ان یذکر الله تعالی بهذه الاسماء .... وقالوا مماجربنا لکشف الارواح بهذه الشروط ان یضرب فی الجانب

الایمن سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکة وفی القلب والروح

(القول الجمیل ص ٦٥)

اور کشف واقعات آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرے ان اسمائے ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہم نے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اس طرح جیسا ذکر سہ ضربی میں اور مشائخ قادریہ فرماتے ہیں کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ داہنے طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل میں والروح کی ......الخ

ویسے پیشوائے اہلحدیث جناب نواب صدیق حسن خان صاحب بھی اسکے پورے قائل رہے ہیں اور آپ نے اپنی تعویذات اور عملیات کی مشہور تالیف ''کتاب الداء والدواء۔ کتاب التعویذات کے ص ٩٧ پر اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔۔ لیجئے آئندہ کے وقائع کے کشف کا طریقہ بھی حضرت شاہ صاحب قدس سرہ سے معلوم کیجئے:

واما کشف الوقائع المستقبلة فطریقه اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعہ کے دریافت کے انتظار کے پھر جب اسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اس طرح پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور ان ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اس پر حال کھل جاوے گا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب میں ۔

(ایضا ص ١٠٩)

اب یہ تو غیر مقلد علماء ہی بتائیں گے کہ اس قسم کا عمل انکے ہاں کس کھاتے میں شمار ہوتا ہے کاش کہ مولانا محمد جونا گڑھی زندہ ہوتے اور مولانا حکیم صادق سیالکوٹی حیات ہوتے تو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے اس بیان پر ضرور تاریخی فتویٰ لگاتے ۔ اب تو سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز بھی عالم آخرت جا چکے ہیں ورنہ حضرت خود اس پر بیان جاری کرتے تا کہ عرب علماء کو ہندوستان کے ایک سلفی العقیدہ عالم کے ان نظریات کا علم ہو جاتا ۔ تاہم طالب الرحمٰن اور ڈاکٹر لقمان سلفی صاحب تو ماشاء اللہ بقید حیات ہیں اور سلفی علماء سے گہرا تعلق بھی ہے انہیں چاہئیے کہ وہ فوری طور پر اس اہم مسئلہ پر توجہ دیں اور خاندان دہلویہ کو بھی اپنی کرمفرمائیوں سے نوازیں ۔

ائمہ کے مذاهب اورصوفیہ کے سلسلے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ائمہ کے مذاہب اور صوفیہ کرام کے سلاسل کو کھلے دل سے نہ صرف یہ کہ تسلیم کیا ہے بلکہ آپ کا ارشاد ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ یہ مذاہب اور سلاسل حضور پاک ﷺ کے سامنے ہیں اور سب کے سب ایک حیثیت پر ہیں یعنی سب کو حضور کی تائید حاصل ہے اور کسی پر بھی آپ نکیر نہیں فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ ائمہ شریعت کے تمام مذاہب اور صوفیہ کے تمام سلاسل نبی ﷺ کے سامنے موجود ہیں اور یہ سب آپ کے یہاں ایک حیثیت پر ہیں اور کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نہیں ہے (القول الجلی ص ۵۴)

کہاں ہیں وہ لوگ جنکے دن رات کا وظیفہ یہ ہوتا ہے کہ یہ چار مذاہب (حنفی مالکی شافعی حنبلی) صراط مستقیم سے ہٹے ہوئے چار راستے ہیں اور اس سے حضور کی امت کی شیرازہ بندی ہوئی ہے اور پھر ایک حدیث شریف بیان کر کے یہ لوگ چار لکیریں کھینچتے ہین اور بتاتے ہیں کہ یہ چار شیطانی راستے ہیں...... کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ لکھتے نہیں تھکتے کہ دین ایک تھا اسے ان لوگوں نے چار ٹکڑوں میں کر دیا ہے...... کہاں ہیں وہ لوگ جو مسلمانوں کو یہ باور کرانے میں مصروف ہیں کہ تصوف کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ سب ہندو جوگیوں سے مستفاد ہے یہ عیسائیوں کی رہبانیت ہے جس نے طریقت کی شکل لے لی ہے اور اسکے نقصانات بہت ہیں اس سے اسلامی معاشرہ زنگ آلود ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ کہنے اور لکھنے والے بتائیں کہ کیا حضرت شاہ صاحب کا مذکورہ بیان درست ہے؟ اور یہ بھی فرمائیں کہ اس قسم کی باتیں کہنے اور لکھنے والے کسی درجہ میں بھی اہلحدیث (غیر مقلد) کہلانے کے لائق ہو سکتے ہیں؟ کیا یہ بیان کسی سلفی العقیدہ عالم سے متوقع ہوسکتا ہے؟ پوچھیئے سعودی عرب کے موجودہ سلفیان لائق ذیشان سے؟ اور منگوایئے اللجنۃ الدائمۃ سے کوئی اہم فتوی۔ اور لکھ ڈالئے...... الدھلویہ...... تعریفھا...... عقائدھا۔ تاکہ کم از کم یہ تو واضح ہو جائے کہ الدھلویہ کے سلفی العقیدہ اور دور حاضر کے خالص سلفی العقیدہ میں کیا فرق ہے۔؟

شاہ ولی اللہ ودیگر نے مسلمانوں کے کارناموں پر پانی پھیردیا ھے

سلفی عالم مولانا عبدالرحمٰن کیلانی صاحب لکھتے ہیں:

شاہ ولی اللہ نے (صوفیوں کے) ان قلبی واردات کو بنیاد قرار دے کر ایک چہل حدیث کا مجموعہ مسمی الدر الثمین بھی تیار کیا ہے جو آپ کے والد ماجد شیخ عبدالرحیم حضور اکرم ﷺ سے علم حاصل کرتے تھے اس مجموعہ میں سے بطور نمونہ ایک حدیث درج ذیل ہے سلسلہ اسناد بھی بغور ملاحظہ فرمایئے:

الحديث الخامس عشر اخبرنی والدی انه کان مریضا فرای النبی ﷺ فی النوم فقال کیف حالك یابنی ثم بشره بالشفاء واعطاه شعرتین من شعور لحیته فتعافی عن المرض فی الهال وبقیت الشعرتان عنده فی الیقظة فاعطانی احدهما فهی عندی

''پندرھویں حدیث ۔ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ بیمار ہوئے تو حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا حضور ﷺ نے پوچھا بیٹا کیا حال ہے پھر مجھے شفاء کی خوشخبری دی اور اپنی ڈارھی کے دو بال بھی عنایت فرمائے جب بیدار ہوئے تو وہ موجود تھے ان میں سے ایک مجھے دیا جو میرے پاس موجود ہے۔''

اب بتلایئے جب باطنی علم میں اتنی خوبیاں ہوں تو روایت ودرایت کے طول طویل چکروں میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے مسلمانوں کے جن کارنامون پر غیر مسلم بھی داد دینے پر مجبور تھے ان صوفیوں نے ان سب پر پانی پھیر دیا اب نہ علم کے پڑھنے کی ضرورت ہے نہ اس پر عمل کرنے کی پھر باطنی علم افضل بھی ہے کیونکہ وہ مردوں سے نہیں بلکہ خدا یا نبی جیسی ہستیوں سے بلاواسطہ حاصل ہوتا ہے اور انکے خواب میں دیئے ہوئے تبرکات بیداری میں بھی انکے پاس موجود ہوتے ہیں۔

(شریعت وطریقت ص ۱۴۶ از کیلانی صاحب)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا غیر مقلد علماء اس بات کے قائل ہیں جسے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بیان فرمارہے ہیں؟ خواب میں دیئے گئے تبرکات بیداری میں پانے کا ذکر اگر کوئی دیوبندی کردے تو غیر مقلدوں کے ہاں قیامت آجاتی ہے خرافات بکواسات بلکہ شرک اکبر کے فتوے داغے جاتے ہیں۔ ہم یہاں شیخ حمود التویجری کا وہ فتوی جو مولانا طالب الرحمٰن نے بڑی محنت سے الدیوبندیہ میں نقل کیا ہے درج کرتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ غیر مقلدوں کے نزدیک حضرت شاہ صاحب اور آپ کے اس بیان کی حیثیت کیا ہے۔ شیخ تویجری علماء دیوبند سے منسوب ایک واقعہ کی تردید میں لکھتے ہیں کہ اس خرافاتی قصہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ حضور ﷺ پر بڑا افتراء ہے اور حضور کا ارشاد گرامی بطریق تواتر موجود ہے کہ جس نے مجھ پر عمدا جھوٹ باندھا اسکا ٹھکانہ جہنم ہے جن لوگوں نے حضور پر یہ افتراء کیا اور جنھوں نے اس کو سچا جانا وہ سب اپنے ہولناک انجام سے دوچار ہونگے۔

قلت ماجاء فی هذه القصة الخرافية فهو من اعظم الافتراء علی رسول الله ﷺ ...... وقد تواتر عن النبی ﷺ انه قال من کذب علی متعمدا فیتبوا مقعده من النار فلا یامن الذین افتروا علی رسول الله ﷺ ...... ان یکون لهم نصیب وافر من هذاالوعید الشدید وکذلك الذین یعتقدون صحة هذه الخرافة من التبلیغیین وغیرهم لا یامنوا ان یکون لهم نصیب وافر من الجزاء علی هذه الفرية العظیمة (القول البلیغ ص ۷۲)

اور شیخ دکتور تقی الدین ہلالی تو شیخ تو یجری سے زیادہ گرجدار آواز میں کہتے ہیں کہ ایسی باتیں تو سوائے بے شرم کے اور کوئی نہیں کر سکتا اور یہ سب جہل و تقلید و تعصب کی وجہ سے ہے

اذا لم تستح فاصنع ماشئت وقل ماشئت ...... ولاحول ولاقوة الا بالله ماذا يبلغ الجهل والتقليد والتعصب باهله (السراج المنیر ص ۱۷ الدیوبندیہ ص ۹۹)

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا اور آپ نے خود اس واقعہ کو بیان کیا اور حضرت شاہ صاحب جیسے (بقول غیر مقلدین سلفی العقیدہ) اہل علم نے اس کی صحت تسلیم کی اور خود آگے اسے نقل کیا۔اب آپ ہی بتائیں کہ سلفی العقیدہ مفتیان اور غیر مقلدین اور انکے اعوان کے ہاں یہ دونوں بزرگ کہاں کھڑے ہیں؟

شاہ ولی اللہ صاحب کی حضور خاتم النبیین ﷺ سے گفتگو

حضرت شاہ ولی صاحب قدس سرہ کو جب حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت ملی تو آپ نے وہاں کے روحانی فیوضات کو تحریری شکل دیکر فیوض الحرمین کے نام سے رسالہ لکھا اس رسالہ میں آپ نے لکھا کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ اطہر پر دوران مکاشفہ جہاں اور بہت سے فیوض ملے ان میں سے ایک یہ بھی تھا:

عرفنی رسول اللّٰه ﷺ ان فی المذهب الحنفی طریقة انیقة هه اوفق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابه

(فیوض الحرمین ص ۱۳۷ مترجم اردو)

مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ حنفی مذہب کا طریقہ تمام طریقوں میں سب سے زیادہ سنت معروفہ کے موافق ہے جس کو امام بخاری وغیرہ کے زمانہ میں منقح کیا گیا اور جمع کیا گیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ گو کہ میری طبیعت تقلید ائمہ کی طرف مائل نہ تھی لیکن مجھے حضور ﷺ نے مقلد ہونے کی وصیت فرمائی کہ میں تقلید کروں۔ آپ فرماتے ہیں

وثانیها الوصلة بالتقلید بهذه المذاهب الاربعة لااخرج منها والتوفیق ماستطعت وجبلتی تابی التقلید وتانف منه راسا ولکن شئی طلب منی التعبد به خلاف نفسی

(ایضا ص ۱۸۸)

’’اور دوسری بات یہ کہ مجھے حضور نے ان مذاہب اربعہ میں کسی ایک مذہب کے مقلد ہونے کی وصیت کی

کہ میں ان سے باہر نہ نکلوں اور حتی الاستطاعت ان کی موافقت کروں حالانکہ میری جبلت تقلید کا انکار کرتی تھی اور اس سے روگردانی کرتی تھی۔''

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجودہ دور کے سلفی صاحبان کسی درجے میں بھی مذکورہ بیان درست سمجھتے ہیں؟ یہ لوگ خود اس بات کے قائل ہوناتو کجا اسکے قائلین پر کفر وشرک اور خرافات وہذیانات کے فتوے لگاتے نہیں تھکتے؟ وہ کہدیں گے کہ ہیں کہ اول تو ہم کشف قبور کے ہی قائل نہیں ہیں۔ حیات نبوی کب تسلیم ہے کہ ہم اس مشاہدہ ومکاشفہ کو بھی تسلیم کریں یہ سب شاہ صاحب کی ذہنی اختراع ہی ہوگی پھر آپ ﷺ نے حنفی مذہب کو سنت کے زیادہ قریب بتایا یہ اس سے بھی بڑا جھوٹ ہے جو شاہ صاحب نے کہا ہے اور حضور کی طرف منسوب کردیا ہے اور اس سے بھی بڑا اور سفید جھوٹ شاہ صاحب کا یہ ہے کہ حضور نے انہیں مقلد ہونے کی وصیت کی اور پھر اسکی روشنی میں آپ نے ہندوستان والوں کو حنفی مذہب اختیار کرنے کو واجب فرمایا حالانکہ ہمیں تو مفسر قرآن مولانا جوناگڑھی بتاتے ہیں کہ حنفی مذہب وفقہ تو خبیث ہے آپ نے اپنی ایک کتاب کا نام ہی اظہار الطیب والخبیث بتقابل الفقه والحدیث رکھا ہے یہاں طیب سے مراد حدیث اور خبیث سے مراد فقہ ہے اور حنفی مذہب کی واہی تباہی اور فحش وغلیظ باتیں شائع کرتے رہنا تو انکی زندگی کا سب سے بڑا مقصد رہا تھا اور آپ اسے اہلحدیث کی سب سے بڑی خدمت سمجھتے تھے کہ احناف کو دل کھول کر برا کہا جائے۔ پھر ہمیں مولانا خالد گھر جاکھی صاحب نے تو حدیث اور غیر اہلحدیث کے مقدمہ میں بتایا ہے کہ فقہ مروجہ میں تو غلیظ اور فحش باتیں ہیں اور غربائے اہلحدیث کے امیر مولانا مفتی عبدالستار صاحب دہلوی کا فرمان عالی شان یہ ہے کہ کتاب وسنت کے ہوتے ہوئے (فقہ) پر عمل کرنا محض گمراہی اور حرام ہے بھلا اکل حلال (یعنی حدیث) کے ہوتے ہوئے خنزیر (یعنی فقہ) کھانا کب روا ہے (خطبہ امارت ص ۱۳) گویا یہ سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ فقہی مسائل غلاظت سے پر......خنزیر کے مشابہ ......اور خباثت لئے ہوئے ہیں......مگر شاہ صاحب کو کچھ نہ ملا تو انہوں نے فقہ حنفی کی عظمت بڑھانے کیلئے حضور پر بھی غلط بات لگادی۔ آخر ہم شاہ صاحب کو کس طرح اہلحدیث تسلیم کرسکتے ہیں اس قسم کی دیومالائی داستانیں اور جھوٹے قصوں سے اپنی فقہ اور اپنے مدرسوں کی عزت کا راگ الاپنے والے تو دیوبندی ہوتے ہیں شاہ صاحب میں دیوبندیوں کا مرض کہاں سے آ گیا؟ نہیں صاحب۔ یہ تو شاہ صاحب کا مرض ہے جو دیوبندیوں حنفیوں میں گھس آیا ہے یہ سب انہوں نے شاہ صاحب سے سیکھا ہے۔ اصل قصوروار اور ذمہ دار یہ شاہ صاحب ہیں جنہوں نے حنفی مذہب کی تائید کیلئے اس قسم کی باتیں اور دیومالائی داستانیں وضع کیں ہیں۔ اگر شاہ صاحب صاف کہدیتے کہ حنفی مذہب نے تو امت کا بیڑہ غرق کیا ہے اور ہندوستان کے کروڑوں مسلمان اس مذہب پر عمل کرنے کی بناء پر حدیث شریف پر براہ راست عمل نہ کرسکے اسلئے سب لوگ حنفی مذہب کو ترک کرکے اہلحدیث (غیر مقلد) بن جاؤ تو آج مسلمانوں کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا مگر شاہ صاحب ایسا نہ کرپائے افسوس صد افسوس۔......غیر مقلد حضرات کے بیان وزبان کی رو سے آپ ہی بتائیں کہ شاہ صاحب غیر مقلد ہوسکتے ہیں؟؟

حضرت شاہ ولی اللہ کا زیارت نبوی کی سعادت سے مشرف ہونا

حضرت قدس سرہ لکھتے ہیں :

جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور روضہ اقدس علی صاحبھا افضل الصلوۃ والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے روح مبارک ومقدس ﷺ کو ظاہر اواعیانا دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور ﷺ نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیرذلک کہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں اسی طرح اکثر لوگ کوئی بات زبان پر نہیں لاتے مگر جو انکی ارواح پر کسی علم کی وجہ سے مترشح ہو تو یہ چیز حقیقۃ ہو یا اسکی صورت پھر اسے ایک بیان کرتا ہے اور دوسرا اس چیز کو جسے اجمالی طور پر معلوم کیا قبول کر لیتا ہے اور تیسرا سنتا ہے تو وہ اسکی اور وجہ سے تائید کرتا ہے اور چوتھا سنتا ہے تو وہ اسکے مناسب ایک اور صورت بیان کر دیتا ہے اور اسی طرح سلسلہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کی ایک جماعت اس پر متفق ہو جاتی ہے اور انکا اتفاق ایسے معاملات میں مہمل نہیں ہے لہذا تو ان مشہورات عوام کی تحقیر نہ کر مگر تو اس میں ان اسرار کو سمجھ جنہیں وہ بیان کرتے ہیں

اسکے بعد پھر میں روضہ عالیہ مقدسہ کی طرف چند بار متوجہ ہوا تو رسول خدا ﷺ نے لطافت میں لطافت کے بعد ظہور فرمایا گاہے تو بصورت عظمت اور ہیبت جلوہ افروز ہوئے اور کبھی جذب ومحبت اور انسیت وانشراح کی شکل میں ظاہر ہوئے اور کبھی سریان کی شکل میں حتی کہ میں نے سمجھا کہ تمام فضا نبی اکرم ﷺ کی روح سے لبریز ہے اور روح اقدس ﷺ اس مین تیز ہوا کی طرح موجیں مار رہی ہے حتی کہ دیکھنے والے کو موجیں ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی تھیں اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو آپ کی اصلی صورت کریمہ میں بار بار دیکھا باوجودیکہ میری تمنا اور خواہش تھی کہ روحانیت میں دیکھوں نہ جسمانیت میں تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ آپ کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم ﷺ میں کرنا اور یہی وہ بات ہے کہ جسکی طرف آپ نے اپنے قول مبارک سے اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء کو موت نہیں آیا کرتی وہ اپنی قبروں میں نماز پڑھا کرتے اور حج کیا کرتے ہیں اور جس وقت بھی میں نے آپ پر سلام بھیجا تو آپ مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمایا اور ظہور فرمایا اور یہ سب باتیں اسلئے ہیں کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں

(فیوض الحرمین ص ۸۵ مع اردو ترجمہ)

غیر مقلد علماء خصوصا طالب الرحمٰن صاحب یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے یہ کسی دیوانے کی بڑ نقل کی ہیں۔ یہ حضرت شاہ ولی

اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی اپنی تحریر ہے اور آپ خود اپنا مشاہدہ بیان کر رہے ہیں اور نہ ہی مولانا عبدالرحمٰن کیلانی صاحب یہ خیال فرمائیں کہ یہ حضرت شاہ صاحب کے کسی عقیدت مند کے غلو میں ڈوبی تحریریں ہیں حضرت شاہ صاحب کا یہ اپنا بیان ہے اور یہ وہی شاہ صاحبؒ ہیں جو سلفی العقیدہ سمجھے جاتے ہیں اور جنکی تجدیدی مساعی کا ذکر کیا جاتا ہے جنکی تحریک آزادی فکر کے گن گائے جاتے ہین اور جنکے بارے میں یہ دن رات یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اہلحدیث (غیر مقلد) تھے۔ آپ ہی بتائیں کہ حضرت شاہ کو غیر مقلد کہنا صحیح ہے؟؟

حضور ﷺ کی قبر اطہر پر حضرت شاہ صاحب کا مراقبہ

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں:

جب بھی میں آپ ﷺ کی قبر کی جانب متوجہ ہوا تو آپ کو حاضر و ظاہر دیکھا (رایته حاضرا وظاهرا) یا یہ کہ میری روح کی آنکھ کھل گئی تو میں نے جیسا کہ آپ ہیں اسی طرح دیکھا اور یا میرا نفس اس سے بہت زیادہ متاثر ہوا ایک روز میں آپ کی جانب متوجہ ہوا ......الخ (ایضا ص ۱۱۵)

مزید پڑھئے:

میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور آپ کو سلام کیا اور کمال عاجزی سے آپ کے حضور میں ہاتھ پھیلائے اور اپنی روح کو آپ کی جانب متوجہ کیا آپ کی روح مبارک سے انوار چمکے تو میری روح نے بہت اچھے طریقہ پر ایک لمحہ یا اسکے قریب میں اس سے ملاقات کی میں متعجب ہوا کہ کس قدر روح نے جلد ملاقات کی اور اصل اور فرع اور تمام اطراف کو ایک آن بلکہ اس سے بھی کم میں احاطہ کر لیا اور یہ انوار اس حبل ممدود کی تجلی ہے جس سے تمام عالم بندھا ہوا ہے......اور میں نے یہ چیز بھی دریافت کر لی کہ یہ حبل ممدود حقیقت محمدیہ کی حقیقت ہے اور اسی سے ہر ایک قطب محدث اور نبی متکلم کو حصہ ملا ہے وفطنت ان هذه الحبل هو حقيقة الحقيقة المحمدية ومامن قطب محدث ولا نبى مكلم الا وله نصيب منه (ایضا ص ۱۲۵)

موجودہ دور کے غیر مقلدین تو اس بات کے ہی منکر ہیں کہ حضور اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور حیات النبی کے قائلین پر طعنہ کسنا تو ان کا محبوب مشغلہ ہے انکے خواجہ محمد قاسم صاحب لکھتے ہیں:

میت بہرصورت میت ہے چاہے وہ کسی پیغمبر کی ہو یا غیر پیغمبر کی محفوظ ہو یا غیر محفوظ

(قبر پرستی ص ۷۷)

اللجنة الدائمة کے مفتی صاحبان فرماتے ہیں کہ قبر میں میت کی حرکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ میت نبی کی ہو یا غیر نبی۔سب کا حکم ایک ہے **الاصل فی المیت نبیا او غیرہ انه لایتحرک فی قبرہ بمدید اوغیرھا (الدیوبندیہ ص۹۹)** اب یہ تو غیر مقلد علماء ہی بتائیں گے کہ ایک سلفی العقیدہ شخصیت حضرت شاہ صاحب نے حضور ﷺ سے کس طرح گفتگو کی ہیں اور آپ کی قبر مبارک پر کس طرح توجہ ڈال کر یہ باتیں دریافت کیں۔خواجہ محمد قاسم صاحب قائلین حیات کو اس طرح نشانہ استھزاء بناتے ہیں کہ:

"نہ صدیق کو نہ عمر کو نہ عثمان کو نہ علی المرتضی کو نہ قوی تر نہ ضعیف تر۔بعد میں قبر مبارک میں جھانک کر ہمارے یہ جلیل القدر علماء اگر دیکھ آئے ہوں تو بندہ کچھ نہیں سکتا (ایضاص ۸۶) "

اب یہ تو بندہ اور سلفی المذہب علماء کرام ہی فرمائیں کہ ایک سلفی العقیدہ بزرگ کس طرح یہ سب کچھ کر آئے ہیں؟

ائمه اهل بیت کی قبروں پر حضرت شاہ صاحب کا مراقبه

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"توجهت الی قبور ائمة اهل البیت رضوان اللّٰه علیهم اجمعین فوجدت لهم طریقة خاصة هی اصل طریق الاولیاء وانا ابین لك تلك الطریقة وابین لك ماذا انضم معها حتی صار طریقة الاولیاء فاقول طریقتهم "......الخ (فیوض الحرمین ص۱۸۳)

میں ائمہ اہل بیت رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین کی قبروں کی جانب متوجہ ہوا تو میں نے انکا خاص قسم کا طریقہ پایا انکا یہ خاص طریقہ اولیاء کرام کے طریقوں کی اصل ہے سو میں تم سے وہ طریقہ بیان کرتا ہوں اور یہ بھی بیان کرتا ہوں کہ اس طریقہ کے ساتھ وہ کیا ہے جو مل گیا ہے حتی کہ وہ اولیاء کا طریقہ ہو گیا سو میں تم سے بیان کرتا ہوں ......الخ

ٹھہریئے ذرا۔اور سوچئے کہ ایک سلفی العقیدہ بزرگ آخر یہ بار بار قبروں کے مراقبے میں کیوں مصروف ہیں؟

کیا کسی سلفی سے مراقبہ ومرابطہ قبور ممکن ہوسکتا ہے؟ وہ توان باتوں پر ہزار بار استغفار اور لاکھ بار لاحول پڑھ کر کھلے عام برات کا اظہار واعلان کریں گے......نہیں......بلکہ اسے اعمال شرکیہ قرار دے کر مسلمانوں کو ایسے لوگون سے بچنے کی تقلین کریں گے۔مگر حیرت ہے کہ ایک طرف حضرت شاہ صاحب کو سلفی العقیدہ کہا جاتا ہے تو دوسری طرف ان اعمال کو شرکیہ بھی بتایا جاتا ہے؟ کیا سلفی بھی شرک کی دلدل میں آچکے ہین اور اگر مولانا طالب الرحمٰن کے الفاظ میں ہم یہ کہیں کہ اصل میں یہ دونوں (یعنی سلفی اور

بریلوی) ایک ہیں تو پھر غیر مقلدوں کو دہلی کے سلفیوں سے بھی اعلان برات کر لینا چاہئیے۔ لیجئے غیر مقلدوں کے عرب اماموں سے اس عمل کے متعلق فتوی سنئے جو وہ بڑی محنت سے علماء دیوبند کیلئے تیار کر کے لائے ہیں؟ طالب الرحمٰن صاحب نے مراقبہ عندالقبور کے تحت شیخ دکتور تقی الدین الہلالی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فهذا شرك بالله تعالى واتخاذ وسائط بين العبد وبين ربه وقد رايت فى كتاب كشاف القناع فى شرح الاقناع من اشهر كتب فقه الحنابلة مانصه قال الشيخ رحمه الله من اتخذ وسائط بينه وبين الله كفر اجماعا والمراد بالشيخ هنا هو شيخ الاسلام احمد بن تيميه (الدیوبندیہ ص۱۳۴ بحوالہ سراج منیر ص۷۶)

شیخ حمود التویجری کا فتوی دیکھئے کہ کس طرح حضرت شاہ صاحب مشرکین کی صف میں آتے ہیں:

ومن الشركيات التى ذكرت عن بعض مشائخ التبليغيين انهم كانوا يرابطون على القبور وينتظرون الكشف والكرامات والفيوض الروحية من اهل القبور ...... فليتنبه المفتونون بالقبور ...... والاحوال الشيطانية من التبليغيين وغيرهم لهذا **الوعيد الشديد لمن اشرك بالله** ......الخ (ایضاص۱۳۵ بحوالہ القول البلیغ ص۶۳)

معلوم نہیں غیر مقلدوں کو آخر خاندان دہلویہ سے کیا دشمنی ہے کہ وہ علماء دیوبند کی آڑ میں خاندان دہلویہ پر کفر و شرک اور بدعات و خرافات کے فتوے لگاتے ذرا بھی نہیں شرماتے۔ علماء دیوبند اگر اپنا انتساب حضرت شاہ ولی اللہ سے کرتے ہیں تو اس میں غیر مقلدوں پر کونسا ظلم کر لیا ہے وہ بیشک دور حاضر کے سلفیوں کی خوشہ چینی کریں انہیں کوئی نہیں روکتا لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ علماء دیوبند کے نام پر خاندان دہلویہ پر طنز و تشنیع کے نشتر چلائے جائیں

حضرت شاہ ولی اللہ کا اپنے والد کی قبر پر مراقبہ

حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحبؒ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے صرف والد ماجد ہی نہ تھے بلکہ آپ کے مربی اور شیخ و مرشد بھی تھے آپ نے اپنے والد محترم سے جہاں ظاہری علم پایا باطنی اور روحانی علم حاصل کرنے میں بھی کوئی کمی نہ چھوڑی تھی آپ نے اپنی خودنوشت سوانح میں لکھا ہے کہ آپ پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے اور والد صاحب کے بتانے پر مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں مشغول ہو گئے تھے۔ آپ والد صاحب کی حیات میں ان سے سلوک کی راہیں طے کرتے رہے اور خود والد محترم بھی تا حیات آپ پر متوجہ رہے۔ آپ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ صاحب کس

طرح یہ فیض حاصل کرتے رہے اسے آپ کے الفاظ میں پڑھئے۔

''بعد از وفات حضرت ایشاں دوازدہ سال کما بیش بدرس کتب دینیہ وعقلیہ موظبت نمود در ہر علمے خوض واقع شد وتوجہ بر قبر مبارک پیش گرفت ودراں ایام فتح توحید کشادوراہ جذب وجانبی عظیم از سلوک میسر آمد وعلوم وجدانیہ فوج فوج نازل شدند''

(الجزءاللطیف فی ترجمۃ العبدالضعیف ۔مشمولہ حضرت شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات ص ۱۹۷)

حضرت ایشاں (یعنی والدصاحبؒ) کے انتقال کے بعد تقریبا بارہ سال تک کتب دینیہ وعقلیہ کے درس میں پابندی کے ساتھ مشغول رہا ہر علم میں غوروخوض کیا اور حضرت والا کی قبر پر توجہ رکھی ان ایام میں باب توحید کھلا اور راہ جذب کھلی اور سلوک کا بڑا حصہ میسر آیا نیز علوم وجدانیہ کثرت سے قلب پر وارد ہوئے۔

حضرت شاہ صاحب کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے پابندی کے ساتھ اپنے والد محترم کی قبر پر مراقبہ کیا اور وہاں سے فیوض پائے۔حضرت فرماتے ہیں کہ ان اعمال سے مجھ پر باب توحید کھلا مگر دور جدید کے سلفی (غیر مقلد) فرماتے ہیں کہ اس سے تو توحید کا دروازہ بند ہوجاتا ہے اور شرک کا دروازہ کھلتا ہے اور یہ لوگ اپنی تائید میں عرب کے سلفی علماء کو لے آتے ہیں جو چھوٹتے ہی شرک اکبر کا فتوی لگادیتے ہیں اور اسکے قائل وعامل کو سب سے بڑا مشرک کہے بغیر انکی توحید مکمل ہی نہیں ہوتی ۔کاش کہ عجم کے غیر مقلدین یہ تو دیکھ لیتے کہ کہیں انکے اس بیان سے (بقول انکے) ایک سلفی العقیدہ بزرگ تو نہیں زخمی ہوئے ہیں؟

حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنے لئے ایک نور عظیم دیکھا

حضرت قدس سرہ لکھتے ہیں:

''میں جس وقت خانہ کعبہ کا طواف کررہا تھا تو میں نے اپنی ذات کیلئے ایک نور عظیم دیکھا کہ جس نے شہروں کو گھیر لیا اور اہل شہر کو روشن کردیا سو میں نے سمجھا کہ قطبیت یعنی ارشادیت اسی نور سے ثابت ہوتی ہے جو منور ہے اور سب پر غالب ہے کسی سے مغلوب نہیں اور ہر ایک چیز اسکے پاس آتی ہے اور یہ کسی کے پاس نہیں جاتا فتدبر'' (ایضاص ۱۸۹)

مزید پڑھئے:

اللہ تعالی نے مجھے اس سے مطلع کیا جو کہ مجھے کروانے والا ہے اور وہ جو کہ ظاہری اور باطنی نعمتیں دینے والا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ مجھے دنیا اور آخرت کے مواخذہ سے عصمت عطا فرمائی لہذا جو سختیاں بھی مجھ پر گذریں وہ مقتضیات طبیعت سے ہیں مواخذہ کی وجہ سے نہیں اللہ نے مجھ پر ان چیزوں کا احسان کیا اور

مجھے بتلایا کہ وہ ایک ایسی شئے ہے جو اولیاء کو کم ملتی ہے اور مجھے بہترین زندگانی عطا کی اور اہر ایک سعادت سے مجھے معتد بہ حصہ ملا اور مجھے خلافت باطنہ کا خلعت پہنایا چنانچہ یہ راز دفعۃ ظاہر ہوا اور میں متحیر ہو گیا پھر اسکے بعد یہ چیز مجھ پر ظاہر ہوئی تو میں اسکی کما حقہ حقیقت سمجھ گیا (ایضاص ۱۹۱)

مزید پڑھئے:

میں نے اپنے کو خواب میں قائم الزمان دیکھا" (ایضاص ۲۶۸)

اور حضرتؒ کا یہ بیان بھی ملاحظہ کیجئے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ اس دور آخر میں کامیابی کی کنجی انکے ہاتھ سے وابستہ ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

واما بنعمة ربك فحدث نعمت عظمی برین ضعیف آنست که او را خلعت فاتحیة دادند وفتح دوره باز پسین بردست وی کردند

(الجزء اللطیف فی ترجمة العبد الضعیف ص ۸)

قرآن کی آیت ہے واما بنعمة ...... اور اپنے رب کی نعمت کا شکر ادا کر۔ اس حکم کی تعمیل میں کہتا ہوں کہ منجانب اللہ بڑی نعمت اس فقیر کو یہ عنایت کی گئی ہے کہ اسکو خلعت فاتحیۃ دیا ہے اور اس دور آخر کی کشادکار اسکے ہاتھ سے وابستہ کی ہے۔

ا

س قسم کے بیانات کسی دیوبندی کے قلم سے نکلتے ہیں تو غیر مقلدوں کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں ان علماء کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا کردیا جاتا ہے اور عرب کے ایک ایک علماء اور مشائخ سے کفر وشرک کے فتوے لئے جاتے ہیں کہیں سے خرافات وہذیانات کے اعلانات شائع ہوتے ہیں اور یہاں تک کہنے سے دریغ نہیں ہوتا کہ اس میں اپنے لئے نبوت کا سامان تلاش کیا جارہا ہے۔ مگر افسوس کہ ایک سلفی العقیدہ بزرگ کے یہ بیانات غیر مقلد علماء بڑی آسانی سے نہ صرف یہ کہ ہضم کئے ہوئے ہیں بلکہ ان سب کے باوجود حضرت شاہ ولی اللہ حکیم الامت بھی ہین اور مجدد ملت بھی اور سلفی بے بدل بھی۔ کیا ان غیر مقلد علماء کو ان بیانات میں کہیں شرک اصغر شرک اکبر شرک فی الرسالت اور توحید کی منافی کوئی بات نظر نہیں آتی؟ اور کیا یہ سب کچھ قرآن وحدیث کے دواصول کی رو سے جائز قرار پاتے ہیں؟ لایئے کہیں سے الدھلویہ پر شیخ عثیمین حمود تویجری اور تقی الدین ہلالی کے جاندار فتاوی۔ تاکہ ہندوپاک کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ اہل عرب علماء بھی جان لیں کہ **الدھلویہ اور الدیوبندیہ میں کوئی فرق نہیں ہے یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں** ۔ تب پتہ چلے گا کہ غیر مقلدین کس دور کی پیداوار ہیں؟

حضرت شاہ ولی اللہ کے ھاتھ پر حضور ﷺ سے بیعت

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ مرشد کے ہاتھ پر بیعت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شیخ مرید سے کن الفاظ سے بیعت لے؟ آپ فرماتے ہیں کہ مرشد خطبہ مسنونہ کے بعد ایمان مجمل کی تلقین کرے پھر مرشد مرید سے کہے کہ :

قل بايعت رسول الله ﷺ بواسطة خلفائه على خمس شهادة ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت ان استطعت اليه سبيلا ثم يقول قل بايعت رسول الله ﷺ بواسطة خلفائه على ان لا اشرك بالله شئيا ......الخ (القول الجمیل ص ۳۳)

میں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے ان خلفاء کے واسطے سے پانچ باتوں پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے روزہ پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجھ کو استطاعت ہوگی اسکی راہ کی۔

پھر مرشد سے کہے کہ بیعت کی **میں نے رسول اللہ ﷺ کی بواسطہ خلفائے حضرت کے اس پر کہ شریک نہ کروں گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا۔۔۔** الخ

(ترجمہ مولانا خرم علی بلہوری مرحوم)

غیر مقلد علماء بزرگوں کے اس طریقہ بیعت پر معترض ہیں اور انہیں نشانہ طنز بناتے ہیں کہ یہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے ہاتھ پر کس طرح بیعت کراتے ہیں غیر مقلد عالم مولانا عبیدالرحمٰن محمدی (مرکز الدعوۃ والارشاد لاہور) تبلیغی جماعت کے امیر مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے طریقہ بیعت پر خاصے برہم نظر آتے ہیں اور رائے ونڈ میں ہونے والے تبلیغی اجتماع کے موقعہ پر بڑی کوشش سے حضرت جی مرحوم کے طریقہ بیعت کو ٹیپ کر کے پھولے نہیں سماتے کہ تبلیغیوں کا ایک غیر اسلامی طریقہ بطور ثبوت کے محفوظ کر لیا گیا ہے اور اس کی رو سے کئی تبلیغیوں کو غیر مقلد بنانا آسان ہو جائے گا۔ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے اپنی بیعت میں یہ الفاظ کہے کہ:

بیعت کی ہم نے حضرت مولانا محمد الیاس کے ہاتھ پر انعام کے واسطے سے۔

اس بیان پر یہ غیر مقلد عالم کبھی مولانا محمد عمر پالن پوری کے پاس پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان سے اسکا ثبوت مانگیں کبھی مولانا سعید احمد خان کے پاس آتے ہیں کہ حضرت قرآن وحدیث سے اسکا ثبوت دیجئے کبھی خود مولانا انعام الحسن صاحب سے ملاقات کیلئے تڑپتے ہیں کہ ان سے پوچھیں کہ یہ کہاں سے ثابت ہے؟ اور کبھی عوام کو یوں کہتے ہیں کہ:

حضرت جی نے ایک مردہ شخص کے ہاتھ پر بھی بیعت کرائی ہے (تبلیغی جماعت تحقیقی جائزہ ص ۲۴)

اور جماعت تبلیغ کے عوام کو اس طرح مخاطب کرتے ہیں کہ:

تبلیغی بھائیو تم نے اپنے کام اور طریقہ کار میں کچھ ایسی چیزیں بھی شامل کر لی ہیں جو نہ اللہ کا حکم اور نہ نبی ﷺ کا طریقہ اب یہ جو بیعت کی جاتی ہے ایک مردہ بزرگ کے ہاتھ پر جو ۱۹۴۴ء میں فوت ہو چکے ہیں اور یہ بیعت ایک زندہ بزرگ کے واسطے سے آخر ایسی بیعت کی شریعت نے کہاں اجازت دی ہے...... امت نے کبھی کہیں اس نوع کا سلسلہ شروع نہیں کیا اس قسم کی بیعت کا سلسلہ صوفیوں اور پیروں نے ایجاد کیا اور خصوصاً صرف تبلیغی جماعت والوں نے اختیار کیا (ایضاً ص ۲۷)

کاش کہ موصوف سلفی العقیدہ جلیل القدر عالم حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ السامی کا مختصر رسالہ القول الجمیل پڑھ لیتے تو انہیں اس قدر زحمت اٹھانی کی ضرورت نہ پڑتی وہاں انہیں اپنے چھبتے ہوئے سوالات کا دکھتا ہوا جواب (اسی رسالہ میں) مل جاتا اور پتہ چل جاتا کہ بیعت کا یہ طریقہ ایک سلفی العقیدہ بزرگ کے ہاں بھی رہا ہے۔

حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی کے ہاتھ پر بیعت کرائی تھی یہاں حضرت شاہ صاحب تو ۱۹۴۴ء کی بات نہیں فرما رہے ہیں چودہ سو سال قبل کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پھر موصوف اور ذرا سی توجہ فرما کر اپنی جماعت کے معروف عالم خواجہ محمد قاسم صاحب مدظلہ کی یہ تحریر بھی پڑھ لیتے کہ

میت بہر صورت میت ہے چاہے وہ کسی پیغمبر کی ہو یا غیر پیغمبر کی محفوظ ہو یا غیر محفوظ (قبر پرستی ص ۷۷)

تو انہیں اس قدر پریشانی کا سامنا ہرگز نہ کرنا پڑتا۔ اب حضرت شاہ صاحب سے بھی کون پوچھے؟ اور کسے مجال ہے کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی محترم سے دریافت کرے کہ یہ تحریک آزادی فکر کے علمبردار امت کو کہاں کہاں لے جا رہے تھے اور کس کس طرح بدعات و خرافات کی دلدل میں گرا رہے تھے بجائے اسکے کہ آپ انکی تردید کرتے انکی مدح خوانی کرنے لگ گئے محض اسلئے کہ آپ یہ سمجھ بیٹھے کہ حضرت شاہ صاحب اسی طرح کے سلفی ہیں جس طرح آپ (غیر مقلد) سلفی کہلانے لگے ہیں۔

مرید کی زبان سے صوفیہ کا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ جب مرید الفاظ بیعت کہہ لے تو پھر مرشد مرید کو اس طرح تلقین کرے:

فیقول اخترت الطریقة النقشبندیہة او القادریة او الچشتیة المنسوبة الی الشیخ الاعظم والقطب الافخم خواجہ نقشبند او الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی او الشیخ معین الدین سنجری اللھم ارزقنا فتوحھا واحشرنا فی زمرة اولیائھا برحمتك یا ارحم الراحمین (القول الجمیل ص ۳۵)

میں نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین الدین سنجری کی طرف اے اللہ ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت فرما اور ہم کو اس طریقے کے دوستوں کے زمرہ میں محشور فرما اپنی رحمت سے...... یا ارحم الراحمین۔

اگر یہ بات کوئی دیوبندی کہتا تو آفت آجاتی ۔ بھاگے بھاگے عرب علماء کی خدمت میں جاتے کہ دیکھئے یہ لوگ قرآن وحدیث کے کس قدر مخالف ہیں اپنے مریدوں اور معتقدوں کو قرآن وحدیث کا طریقہ اختیار کرنے کے بجائے ان راستوں کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتے ہیں جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ انہیں تو بس قرآن وحدیث سے چڑ ہے مگر یہاں مسئلہ کسی دیوبندی کا نہیں ہے اس سلفی العقیدہ بزرگ کا ہے جس کی طرف انتساب کو غیر مقلد علماء فخر یہ بیان کرتے ہیں ۔ اب آپ ہی ان سے پوچھیں کہ حضرت شاہ صاحب قرآن وحدیث کے بجائے صوفیہ کے طریقہ اختیار کرنے کی کیوں تلقین کرتے ہیں۔...... لیجئے مزید پڑھئے ۔ القول الجمیل کی ابتدائی سطریں یہ ہیں:

فیقول العبد الضعیف الفقیر الی رحمة اللّٰہ الکریم ولی اللّٰہ بن الشیخ عبدالرحیم تغمدها اللّٰہ بفضله الجسیم وجعل مالهما الی النعیم المقیم هذه فصول مشتملة علی اصول الطریقة ومایتصل مما استفدناه من مشائخنا النقشدبنیه والجیلانیة والچشتیة رضی اللّٰہ عنهم وسمیتها بالقول الجمیل فی بیان سواء السبیل ...... الخ

بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم اللہ ان دونوں کو ڈھانپ لے اپنے بڑے فضل میں اور ان دونوں کا ٹھکانہ نعمت دائمی کی طرف ٹھہرادے یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اس پر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی مشائخ سے حاصل کیا رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔۔

معلوم نہیں یہ کیسے سلفی العقیدہ بزرگ ہیں جو دعوات اور اعمال کو قرآن وحدیث سے لینے کے بجائے صوفیہ سے حاصل کر رہے ہیں کیا قرآن وحدیث میں یہ سب چیزیں نہ ملتی تھیں کہ انہیں صوفیہ کے در پر حاضری دینی پڑی ۔ حضرت شاہ صاحب جیسے آزادی فکر کی تحریک برپا کرنے والے کو آخر کیا ہوگیا کہ وہ قوم کو پھر اسی راہ پر چلا رہے ہیں جس سے آزادی فکر کی تحریک مرجاتی ہے۔ واقعی یہ بات غیر مقلدین کیلئے سوچنے کی ہے کہ حضرت شاہ صاحب کو قرآن وحدیث کے بجائے ان پیروں سے کیا مل رہا تھا کہ وہ انکے در سے یہ دعوات واعمال حاصل کر رہے ہیں؟

صوفیہ کے اشغال واذکار

حضرت شاہ صاحب نے اپنے اس رسالہ میں حضرات صوفیہ کرام کے اشغال واعمال پر ایک مستقل فصل باندھی ہے اوراس میں ہر سلسلہ کے اشغال واوراد پر گفتگو کی ہے۔مشائخ جیلانیہ کے اشغال کے بارے میں لکھتے ہیں:

فی اشغال المشائخ الجیلانیة وھم اصحاب الطریقة الشیخ ابی محمد محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللّٰہ عنه وعنھم اجمعین۔ فاول مایلقنوا له الجھر بذکر اللّٰه تعالی ...... فمنه اسم الذات اما بضربة واحدة وصفته ان یقول اللّٰه بالشد والمد والجھر بقوة القلب والحلق جمیعا ثم یلبث حتی یعود الیه نفسه ثم یفعل ھکذا واما بضربتین وصفته ...... واما بثلث ضربات وصفته ...... واما باربع ضربات وصفته ...... ومنه النفی والاثبات وھو کلمته لااله الا اللّٰه وصفته ......

(القول الجمیل ص۵۲)

پہلا شغل جسے مشائخ جیلانیہ تلقین کرتے ہیں اللہ کا ذکر کرنا ہے بلند آواز سے......منجملہ ذکر جہر کے اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہواوراسکا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کوشداورمداور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھرٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پرآجاوے پھراسی طرح بار بار ذکر کرے یا دوضرب کے ساتھ ہواوراسکا طریقہ یہ ہے کہ...... یا تین ضرب کے ساتھ ہواور اسکا طریقہ یہ ہے...... یا چارضرب کے ساتھ ہواوراسکا طریقہ یہ ہے کہ...... اور منجملہ ذکر جہری کے نفی واثبات ہےاوروہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہےاوراسکا طریقہ یہ ہے کہ............

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے نہایت تفصیل کے ساتھ دیگر سلسلوں کے بھی اشغال لکھے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے ہاں یہ اشغال واعمال نہ قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اور نہ ہی کوئی بدعت شمار ہوئے ہیں اگر یہ اشغال قرآن وحدیث کے منافی ہوتے یا اس میں بدعت کی نحوست لپٹی ہوتی تو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کس طرح اسے اختیار فرماتے اور سالکین کے لئے یہ طریقہ تفصیل کے ساتھ لکھتے۔

غیر مقلدین علماء خصوصا طالب الرحمٰن اورانکے اعوان کیلئے یہ بات لائق غور ہے یہ بیان علماء دیوبند میں سے کسی بزرگ کا نہیں کہ وہ اپنے کسی مرید کو بتا رہے ہوں بلکہ یہ ایک سلفی العقیدہ بزرگ کی تحریر ہے۔اب دیکھئے مولانا طالب الرحمٰن اور انکے اعوان نے علماء دیوبند کے عنوان پر حضرت شاہ صاحب قدس سرہ پر کس طرح چوٹ کی ہے۔موصوف سعودی عرب کے سلفی علماء سے اس قسم کے اشغال واوراد پر یہ فتوی لائے ہیں کہ یہ سب من گھڑت اور بدعت ہیں انکا قرآن وحدیث میں کوئی ذکر نہیں

ہے اللجنۃ الدائمہ کا فتوی دیکھئے:

الطرق والاوراد التی ذکرتھا طرق واوراد محدثة مبتدعة (الدیوبندیہ ص ۶۰)

شیخ تقی الدین ہلالی کی گھن گرج بھی قابل دید ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ سب اشغال واوراد جسے آپ اپنے اولیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ اولیاء اللہ ہی کہاں ہیں ؟ کیا اس قسم کے اوراد حدیث میں آئے ہیں کیا نبی نے اسکی تعلیم دی ہے؟ یہ اوراد جو تو بتا رہا ہے کیا تیرے ولیوں پر اسکی وحی آئی ہے؟ یہ سب طریقے پہلے کہاں تھے؟

مقصوده باذكار الاولياء الاوراد التى يعطيها شيوخ التصوف اتباعهم ويسمونها اورادا ...... هذه الاذكار التى نسبتها لاوليائك اولياء الشيطن هل جاء بها النبى ﷺ وعلمها امته وورثها اياهم ام هى وحى انزل على اولئك الاولياء لايعرفه النبى ﷺ ...... فمتى اعطى ابوبكر الصديق وردا ؟ ومتى اعطى وردا وكذلك يقال فى عثمان وعلى وسائر الصحابة وهل كانت فى الصحابة طريق طريقة بكرية وطريقة عمرية وطريقة عثمانية وطريقة علوية وطريقة جابرية وطريقة مسعودية ؟ سبحانك هذا بهتان عظيم (ایضاً ص ۶۲)

آپ ملاحظہ کریں کہ غیر مقلدین کس کس طرح حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے خلاف محاذ بنائے ہوئے ہیں؟ رہا نفی واثبات کا طریقہ ذکر تو یہ مولانا طالب الرحمٰن صاحب ہی بتائیں گے کہ یہ توحید ہے یا شرک؟ جائز ہے کہ ناجائز؟ بدعت ہے یا کہ ضلالت بھی ہے اور پھر یہ بات بھی پیش نظر رکھئے کہ ذکر کا یہ انداز حضرت شاہ صاحب کے گھرانے میں رہا ہے؟ آپ لکھتے ہیں

وسمعت سيد ى الوالد يقول النفى والاثبات افيد للسلوك فالاثبات المجرد افيد للجذب وصفته ...... وسمعت سيدى الوالدقدس سره يحكى عن نفسه انه كان فى البداية يقول النفى والاثبات فى نفس واحدة مائتى مرة واللّٰه اعلم

(القول الجمیل ص ۸۴و۸۵)

میں نے اپنے والد محترم (حضرت شیخ عبدالرحیم قدس سرہ) سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نفی واثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ مفید ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اسکو کھینچے یہاں تک کہ اسکے دماغ کی جھلی تک پہنچے جس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہاں تک کہ بعض مشائخ نقشبند ایک دم میں اسکو ہزار بار کہتے ہیں اور **البتہ میں نے ایک عورت کو جو مرشد کے مریدوں میں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی** اور اس سے بھی زیادہ۔ اور میں نے اپنے والد محترم سے سنا آپ اپنی حالت بیان فرماتے

تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی واثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے۔ واللہ اعلم

فرمایئے کیا خیال ہے حضرت شاہ صاحب کے بارے میں۔ اور آپ کے والد محترم کے متعلق؟ عرب میں سلفی علماء کی کمی نہ ہو گی ان سے فتوی منگوایئے اور پھر عالم عربی ہی نہیں برصغیر کے عوام کو بھی اس سے باخبر کیجئے کہ ہندوستان کے ایک سلفی العقیدہ عالم جنہیں دیوبندی حکیم الامت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نام سے یاد کرتے ہیں وہ ہرگز سلفی نہیں ہیں اور عالم عرب کے سلفی بتاتے ہیں کہ اس قسم کے عقائد ونظریات والے کو سلفی بتانا اور ماننا سلفیوں پر ظلم عظیم ہے۔۔

حضرت شاہ ولی اللہ اور تصور شیخ کا مسئلہ

صوفیہ کرام میں تصور شیخ کے مسئلہ معروف ہے یہ کوئی عقیدہ نہیں کہ اسکو ماننے والا مومن سمجھا جائے اور اسکا منکر دائرہ اسلام سے باہر قرار دیا جائے۔ غیر مقلدین اور سلفی علماء اسے علماء دیوبند کا عقیدہ ٹھہراتے ہیں اور پھر اس پر کفر وشرک کے تیر برساتے ہیں اور سعودی عرب کے سلفی تو اسے شرک اکبر اور بے دینی اور بے عقلی قرار دیتے ہیں لیجئے ایک سلفی العقیدہ بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی تحریر پڑھئے۔ آپ رابطہ مرشد کے شرائط کے ذکر میں لکھتے ہیں:

"اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اسکی محبت کے اور اسکا منتظر رہے جسکا اسکی طرف سے فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کر لیں یا انکو کھول دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ٹکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمیعت سے۔"

(القول الجمیل ص ۸۸ مع ترجمہ)

یہ اس صورت کا بیان ہے جب شیخ اور مرشد سامنے موجود ہو۔ اور اگر شیخ سامنے حاضر اور موجود نہ ہو تو پھر مرید کیا کرے حضرت شاہ صاحب اس پر لکھتے ہیں:

واذا غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم فتفید صورتہ ماتفید صحبتہ (ایضا ص ۸۸)

"اور جب مرشد اسکے پاس نہ ہو تو اسکی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیاں خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اسکی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اسکی صحبت فائدہ دیتی تھی۔"

حضرت شاہ صاحب کے اس بیان کو غیر مقلد علماء صرف یہ کہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ آپ کو مشرکوں کی صف میں بھی لانے میں کوئی حیاء محسوس نہیں کرتے۔ تصور شیخ کے اس مسئلہ پر یہ لوگ سلفی علماء سے اس طرح فتوی لائے ہیں کہ:

وهذا النوع من الشرك مشهور عند المتصوفة اصحاب الطرق القدد ...... **وهو شرك وكفر** ...... فان من ترك الكتاب والسنة واستبدلهما باوهام المتصوفة لم يبق له دين ولا عقل (الدیوبندیہ ص۵۲)

اس طرح کی باتیں کرنے والوں اور اس قسم کا طریقہ بتانے والوں کے پاس نہ دین ہے نہ ہی عقل ہے یہ سب شرک کے اعمال ہیں۔ گویا حضرت شاہ صاحب کے ہاں دین وعقل دونوں کا فقدان ہے

(لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ)

حضرت شاہ ولی اللہ اور مسئلہ فنا فی اللہ اور بقا باللّٰہ

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ تصوف کے مقامات اور نسبت اور اسکے حصول پر بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ نسبت کے حصول کے بعد ایک دوسرا عروج اور ترقی ہے گو کہ یہ آپ ﷺ سے بواسطہ مشائخ سند متصل سے متوارث نہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ وہبی چیز ہے جسے اللہ اپنے بعض بندوں کو عطا فرماتا ہے:

ثم بعد حصول النسبة عروج آخر وهو الفناء فی اللّٰه والبقاء به والحق عندی ان ليس متوارثا عن النبی ﷺ بواسطة المشائخ بالسند المتصل بل هو موهبة من اللّٰه تعالی يهبه من شاء من عباده من غير توارث ومما يشهد له المعنی ...... فمن شاء هذه العروج فليرجع الی سائر كتبنا واللّٰه الهادی (ایضاص۱۲۶)

جو شخص اس امر کی زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی صورت ہونے کی تو وہ ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ رہنما ہے۔

حضرت شاہ صاحب **سلسلہ نقشبندیہ** کے اکابر کے بارے میں لکھتے ہیں:

اما هذه التصرفات عندا كبرائهم اصحاب الفناء فی اللّٰه والبقاء به فلها شان عظيم

(ایضاص۱۰۳)

''اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو انکی اور ہی شان عظیم ہے''

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے تصوف کے مقامات میں فناء وبقاء کے پوری طرح قائل ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ اکابرین صوفیہ میں ان مقامات کے حاملین رہے ہیں اور یہ عطیہ خداوندی ہے۔ اور ہم انفاس العارفین کے

حوالہ سے مولانا کیلانی صاحب کا ایک بیان ابتداء میں نقل کر آئے ہیں۔

مگر غیر مقلد طالب الرحمٰن اور انکے اعوان کا کہنا ہے کہ سلفیوں کے ہاں اسکا کوئی وجود نہیں ہے بلکہ عرب کے سلفی علماء فرماتے ہیں کہ ارباب سلوک میں جو لوگ مقام فنا پر ہیں یہ انکے دل کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے دوسرے یہ کہ صاحب فنا کی حالت پاگلوں اور نشہ بازوں کی سی ہو جاتی ہے تیسرے یہ کہ یہ کوئی مقام ہی نہیں اگر ایسا ہوتا تو اللہ کے مخلص بندوں کو یہ چیز نصیب ہوتی یہ تابعین کے دور کی بات ہے جس میں بعض عبادت گزاروں اور زاہدوں کے ساتھ اس قسم کے عجیب واقعات ہوئے ہیں اب جو شخص اسے سالکین کا اعلی مقام بتاتا ہے وہ کھلی گمراہی میں جا گرا ہے۔ لیجئے **شیخ ابن عثمین کا فتوی** پڑھئے جس پر طالب الرحمٰن پھولے نہیں سما رہے ہیں مگر انہوں نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی اس فتوی کی زد میں صرف دیوبندی مشائخ نہیں آرہے ہیں بلکہ ایک سلفی العقیدہ اور تحریک آزادی فکر کے ممتاز سرخیل **حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ بھی زخمی ہو رہے ہیں** ۔اب یہ بات غیر مقلدین کے سوچنے کی ہے حضرت شاہ صاحب کو **ضل ضلالا مبینا** کی زد میں لانے والے کیا کسی درجے میں بھی محدثین کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟ طالب الرحمٰن نے شیخ ابن عثیمین سے یہ فتوی حاصل کیا ہے:

"وھذا فناء یحصل لبعض ارباب السلوك وھو فناء ناقص من وجوہ الاول انہ دلیل علی ضعف قلب الفانی ...... **الثانی** انہ یصل بصاحبہ الی حال تشبہ حال المجانین والسکاری ...... **الثالث** ان ھذا الفناء لم یقع من المخلصین الکمل من عباداللّٰہ ...... وانما حدث ھذہ فی عصر التابعین ...... ومن جعل ھذہ نھایة السالکین فقد ضل ضلالا مبینا ومن جعلہ من لوازم السیر الی اللّٰہ فقد اخطاء" (**الدیوبندیہ ص۴۷**)

اوّل ماخلق اللّٰہ نوری سے استدلال

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:

لان حقیقتہ علیہ الصلوة والسلام اول المبدعات واعظمھا کما ذکرہ القوم فی قولہ ﷺ اول ماخلق اللّٰہ نوری ومنھا انشعبت الحقائق فھی الواسطة بینہ وبینھا ورحہ نبی الانبیاء فان ارواحھم انما اخذت العلوم والمعارف بواسطة روحہ فکما ان النبی ترجمان الحق فی قومہ والواسطة بینہ وبینھم فکذلك روحہ ﷺ ترجمان الحق فی الارواح والواسطة بینہ وبینھا ...... الخ (ایضا **ص۲۹۷**)

اسلئے کہ آنحضرت ﷺ کی حقیقت اول مخلوقات اور اعظم میں سے ہے جیسا کہ قوم نے رسول اللہ ﷺ کے

اس فرمان کے متعلق بیان کیا ہے کہ اول ماخلق اللہ نوری سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا اور اسی سے حقائق منشعب ہوئے تو آپ ﷺ کی حقیقت اللہ تعالی اور حقیقتوں کے درمیان واسطہ ہے اور روح مقدس ﷺ نبی الانبیاء ہے اسلئے کہ انبیاء کرام کی ارواح نے علوم و معارف بواسطہ روح اقدس ﷺ کے اخذ کئے ہیں سو جیسا کہ نبی اپنی قوم میں ترجمان حق ہے اور اللہ تعالی اور اپنی قوم کے درمیان واسطہ ہے سو اسی طرح روح اکرم ﷺ ارواح میں ترجمان حق ہے اور اللہ تعالی اور تمام روحوں کے درمیان واسطہ ہے۔

اب یہ تو غیر مقلد علماء ہی بتائیں گے کہ ایک زبردست سلفی العقیدہ عالم اور حکیم الامت کس طرح موضوع روایت سے کھیل رہے ہیں اور کس طرح اس سے استدلال فرما رہے ہیں دیوبندی عالم نے اگر کہیں حضرت جابر سے مروی ایک روایت نقل کر کے اسکا صحیح معنی بھی حاشیہ میں بیان کر دیا تو بھی غیر مقلد علماء چیخ پڑے ہین کہ یہ موضوع اور جھوٹی روایتوں پر کھڑے ہیں اور انہیں اہل بدعت کے ساتھ ایک صف میں کھڑا دکھائے بغیر چین نہیں ملتا لیکن ایک سلفی عالم یہی بات کہے اور اس سے استدلال پر استدلال کرے پھر بھی وہ سلفی العقیدہ ہے اس سے نہ اسکی زبان بگڑے اور نہ اسکا ایمان جائے۔ لیجئے طالب الرحمٰن کی فریاد دیکھئے:

”ولکن مشائخ الدیوبندیه (یہاں الدیوبندیہ کے بجائے الدھلویہ لگا لیجئے) یضاهئون قول البریلویة القبوریة ویقولون ان رسول اللّٰه ﷺ خلق من نور اللّٰه سبحانه وتعالیٰ وانه اول خلق مستدلین علی ذلك بروایات موضوعة ......“

(الدیوبندیه ص ١٩٤)

اللجنۃ الدائمہ کے مفتی صاحبان کا بیان بھی دیکھئے:

ومايروى ان اول ماخلق اللّٰه نور النبی ﷺ ......

فهذا وامثاله **لم یصح منه شئی عن النبی ﷺ** (ایضا **ص ۱۹۶**)

پتہ نہیں یہ کیسے سلفی العقیدہ بزرگ ہیں جو ان روایات سے بھی استدلال کرتے ہین جنکا انتساب حضور ﷺ کی طرف صحیح نہیں ہوتا۔ گویا یہ حضور ﷺ کی اس وعید میں داخل ہو جاتے ہیں جو حدیث من کذب علی میں بتائی گئی ہے۔ اب یہ بھی دیکھئے کہ انہی مفتی صاحبان نے حضرت شاہ صاحبؒ کو جہلاء کی صف میں بھی لا بٹھا دیا ہے

واما قول بعض الجهلة ان نبیینا اول خلق اللّٰه او انه مخلوق من نور اللّٰه فقوله باطل لااساس له من الصحة (ایضا ص ۱۹۸)

امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ھے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

واذاکان انسان جاھل فی بلاد الھند وبلاد ماوراء النھر ولیس ھناك عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولاکتاب من کتب ھذہ المذاھب وجب علیه ان یقلد لمذھب ابی حنیفة ویحرم علیه ان یخرج من مذھبه لانه حینئذ یخلع من عنقه ربقة الشریعة ویبقی سدی مھملا

(الانصاف مع ترجمہ وصاف ص ۷۰)

"جب مسائل سے ناواقف آدمی ہندوستان اور ماوراء النھر کے شہروں میں ہو تو چونکہ وہاں نہ کوئی عالم شافعی ملکی حنبلی ہے اور نہ ان مذہبوں کی کوئی کتاب ہے (اسلئے) اس پر امام ابوحنیفہؒ کی تقلید ضروری ہے اور اس سے خروج حرام ہے کیونکہ ایسی صورت میں وہ اپنی گردن سے شریعت کا پھندا اتار کر بے کار و مہمل رہ جائے گا"

غیر مقلدین یہاں تڑپ کر رہ جاتے ہیں کہ یہ کیا کہہ دیا شاہ صاحب نے۔ وہ کیوں تقلید کرے۔ تقلید تو جہل ہے شرک ہے پٹہ ہے وہ اپنے گلے میں یہ پٹہ کیوں ڈالے یہ تو چوتھی صدی ہجری تک نہ تھی پھر اسے خوامخواہ اسکا مکلّف کیوں بنایا جا رہا ہے اس بدعت کا ارتکاب کرنے کی اسے تعلیم و تاکید کیوں ہو رہی ہے؟ یہ ملعون چیز آخر اس غریب کے سر کیوں مونڈھی جا رہی ہے بقول غیر مقلد عالم خواجہ محمد قاسم "تقلید شخصی پر ہم لعنت بھیجتے ہیں" (حدیث اور غیر اہل حدیث ص۲۳) کیا وہاں قرآن وحدیث نہیں تھا صحیح بخاری و صحیح مسلم اور بلوغ المرام (یعنی قرآن وحدیث) پڑھنے کیلئے کیوں نہیں کہا آخر حدیث سے اسے کیوں دور کر رہے ہیں۔ اور بقول غیر مقلد خواجہ محمد قاسم صاحب "صحیح احادیث سے تو شاید احناف کو چڑ ہے" (حدیث اور غیر اہلحدیث ص ۱۳۱) "احناف نے حدیث کی خلاف ورزی کرنے کی قسم کھا رکھی ہے" (ایضا) یا اللہ۔ وقت کا مجدد اور سلفی العقیدہ عالم کیوں ایک صاحب الرای کی رائے پر اسے چلانے اور لگانے پر تلا ہوا ہے اور اس کو اس صاحب الرای کے رائے سے نکلنے کو حرام کہہ رہا ہے۔ شاہ صاحب کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تقلید نہ کرنے والے کو مہمل اور بے کار فرما رہے ہیں اور شریعت کا پھندا گلے سے نکالنے والا کہہ رہے ہیں۔ تقلید کا مسئلہ شریعت کا مسئلہ کیسے بن گیا۔ اور پھر امام ابوحنیفہ کی تقلید کے واجب ہونے کا بیان تو کیا یہ شرک فی الرسالت نہیں؟؟--

مذهب حنفی میں ایک سرغامض هے

حضرت شاہ صاحب نے اپنے یہاں کے لوگوں کیلئے نہ صرف امام ابوحنیفہ کی تقلید کو ضروری بتایا بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حنفی مذہب میں ایک سر غامض پایا ہے یہ بات کوئی دیو بندی نہیں کہہ رہا ہے حضرت شاہ صاحب کی اپنی تحریر دلپذیر ہے آپ لکھتے ہیں:

فنقول تراء ی لی ان فی المذهب الحنفی سرا غامضا ثم لم ازل اتحدق فی هذا السر الغامض حتی وجدت مابینته وشاهدت ان لهذا المذهب یومنا هذا رجحانا علی سائر المذاهب بحسب هذاالمعنی الدقیق وان کان بعضها ارجح منه بحسب المعنی الاول وشاهدت ان هذا السر هو الذی ربما یدرکه صاحب الکشف نوع ادراك فیرلآه هزها المزهب علی سائر المذاهب

(فیوض الحرمین ص ۳۱۹ مع ترجمہ اردو)

''پس ہم کہتے ہیں کہ یہی نظر آیا کہ مذہب حنفی میں ایک سر غامض ہے پھر میں اس سر غامض میں غور کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے پایا جو مین نے بیان کیا ہے اور میں نے مشاہدہ کیا کہ ہمارے اس زمانے میں اس مذہب کو اس دقیق معنی کے لحاظ سے تمام مذاہب پر ترجیح ہے اگر چہ پہلے معنی کے لحاظ سے ان میں سے بعض کو بعض سے ترجیح ہے اور میں نے مشاہدہ کیا کہ یہی وہ سر ہی جس کو صاحب کشف اکثر ایک نوع کا ادراک کرتے ہیں اسلئے اس مذہب کو تمام مذاہب پر ترجیح ہے۔''

آپ پہلے حضرت شاہ صاحب کا یہ بیان بھی پڑھ آئے ہیں کہ حنفی مذہب اقرب الی السنۃ ہے ۔ لیجئے حجۃ اللہ البالغہ کا یہ بیان بھی دیکھ لیجئے جس میں آپ نے تقلید اختیار کرنے کی ترغیب دی آپ لکھتے ہیں:

''ساری امت یا امت کا معتد بہ ان چاروں مدون مذاہب پر متفق ہو چکا ہے کہ آج ہمارے زمانہ میں انکی تقلید جائز ہے اور اس میں کئی مصلحتیں ہیں جو مخفی نہیں ہیں خصوصا اس زمانہ میں جبکہ ہمتیں پست ہو چکی ہیں اور لوگوں کے دلوں میں خواہشات نے گھر کر لیا ہے اور ہر آدمی اپنی رائے پر فخر کر رہا ہے۔''

(حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۲۵ مصر ماخوذ از مقدمہ ترجمہ حجۃ اللہ)

جو لوگ ائمہ اربعہ کے مقلدوں کے بارے میں ہمہ وقت یہ طعنہ دیتے نہیں تھکتے کہ انہوں نے جانوروں کی طرح اپنے گلے میں پٹکا ڈال رکھا ہے انہیں کم از کم ایک سلفی العقیدہ بزرگ کا یہ بیان تو پڑھ لینا چاہیئے کہ آپ کے نزدیک موجودہ دور میں تقلید کیا اہمیت رکھتی ہے؟

غیر مقلدین حضرات کا ایک مغالطہ

غیر مقلدین علماء جب یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے یہ عقائد ونظریات انکے نظریات سے ٹکراتے ہیں اوران دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے تو بجائے اسکے کہ وہ حضرت شاہ صاحب کے ساتھ ساتھ چلیں الٹا یہ مطالعہ دیتے ہیں کہ **حضرت شاہ صاحب کے یہ عقائد ونظریات اس دور کے ہیں جب آپ بھی دوسروں کی طرح جامد مقلد اور صوفی باصفا تھے مگر جب غیر مقلد ہوگئے تو انہوں نے ان سب چیزوں سے توبہ کرلی ہے** اسلئے ہم غیر مقلدوں کو انکے اس نظریات سے کوئی سروکار نہیں ہے؟ ہاں ہم ان بیانات سے پوری طرح اتفاق کرتے ہیں جو آپ نے تقلید اور مقلدین کے خلاف دئے ہیں۔اس جماعت کے ایک عالم شیخ عبدالرحمٰن فرائیوی لکھتے ہیں:

شاہ صاحب نے تصوف وسلوک کے موضوع پر جو کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ان سے ہمیں کوئی سروکار نہیں

(**جھو دمخلصہ**)

جناب صاف کیوں نہیں کہدیتے کہ ہمیں حضرت شاہ صاحب سے ہی کوئی سروکار نہیں ہے۔ یہ نومن ببعض ونکفر ببعض کا تماشا کیوں دکھلایا جارہا ہے۔ بقول آپ کے حضرت شاہ صاحب کے ابتدائی زمانہ کی کتابیں غلط ہیں اور یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت قدس سرہ نے انتہائی زمانہ میں ان سے توبہ کی ہے **کیا آپ نے ان نظریات سے برسرعام برات کا اظہار فرمایا اپنے اوراپنے والدمحترم کے صوفیانہ عقیدہ کی تردید کی ہے فیوض الحرمین اورالقول الجمیل وغیرہم کے بیانات سے رجوع کا اعلان کیا ہے؟** اگر آپ کو حضرت شاہ صاحب کے یہ بیانات اور نظریات سے اسلئے اختلاف ہے کہ یہ سب قرآن وحدیث کے خلاف اور ناجائز ہے تو آپ **کھل کر الدھلویہ کیوں نہیں لکھتے ؟** حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے اس پر جو فوائد لکھے ہیں کیا انہیں پتہ نہیں تھا کہ یہ سب باتیں قرآن وحدیث کے خلاف ہیں؟ **مولانا خرم علی بلہوری** صاحب نے جب اسکا ترجمہ کیا تو کیا انہیں علم نہ تھا کہ حضرت شاہ صاحب اس سے توبہ کرچکے ہیں تو پھر ان باتوں کی کیوں اشاعت ہو جس سے توحید داغدار ہوتی ہے اور جس پر عمل کرنے سے مسلمان شرک اصغر وشرک اکبر میں دلدل میں گرتا ہے۔**اگر غیر مقلدین حضرات واقعی توحید کے بارے میں مخلص ہیں تو انہیں الدھلویہ لکھنے میں کیا چیز مانع ہورہی ہے؟**

مقام غور ہے کہ **ایک طرف** تو یہ کہا جارہا ہے کہ حضرت شاہ صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) ہیں اور آپ کی خدمات کے تذکرے ہوتے ہیں رسائل لکھے جاتے ہیں اور آپ کی چند عبارات کے سہارے علماء احناف (اور دیگر مقلدین ائمہ) کو مطعون کیا جاتا ہے مگر **دوسری طرف** حضرت شاہ صاحب کے مذکورہ بیانات پر یہ خاموشی آخر کیا معنی رکھتی ہے؟ **یہ واقعی حب علی ہے یا بغض معاویہ؟** یہ لینے اور دینے کے پیمانے علیحدہ کیوں ہیں؟ جن عبارتوں کے حوالہ سے علماء دیوبند پر کفر وشرک اور خرافات

وبکوسات اور جہل وتعصب کے فتوے لگائے ہیں حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے وہاں اس کے قریب بلکہ اس سے زیادہ سخت عبارتیں ہیں؟ **مگر پھر بھی آپ کی اہلحدیثیت میں کوئی فرق نہ آیا**؟

ہاں غیر مقلدوں میں **طالب الرحمٰن** صاحب کے ایک عزیز نے جرات کا مظاہرہ کرکے حضرت شاہ صاحب کو اپنی جماعت سے **علیحدہ** دکھانے کی کوشش کی ہے اور اپنی جماعت کو کہا ہے کہ شاہ صاحب کے نظریات کھلے طور پر اہلحدیث کے عقائد سے ٹکراتے ہیں اسلیئے انہیں آپ کو اہل حدیث سمجھنا جماعت پر ظلم ڈھانا ہے مگر **طالب الرحمٰن** اور انکے ملکی اور غیر ملکی اعوان اس پر **خاموش** ہیں ان میں اتنی جرات نہیں کہ حقیقت کا ساتھ دیں۔

غیر مقلد عالم مولانا اشرف سندھو صاحب نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو انفاس العارفین کی ایک عبارت کے پیش نظر اہلحدیث (غیر مقلد) قرار دیا تھا اور یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ حضرت شاہ صاحب بالکل اسی طرح کے غیر مقلد ہیں جیسے آج کل کے غیر مقلدین کے عقائد ونظریات ہیں۔ مگر یہ بات خود انکے ہم مسلک **ڈاکٹر شفیق الرحمٰن زیدی صاحب** کو بھی ہضم نہ ہوسکی چنانچہ موصوف اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''شاہ عبدالرحیم صاحب کے اس قول کی بناء پر انہیں اور شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی اہلحدیث قرار دیتے ہوئے یہ بات اشرف سندھو صاحب بھول گئے کہ اسی انفاس العارفین میں لکھا ہے............ **ایسے نظریات والے کو صرف اس لئے اہلحدیث کہنا کہ انہوں نے فقہ حنفی کی مخالفت کی ظلم ہے**''
>
> **(اہل توحید کیلئے لمحہ فکریہ ص ۱۸)**

معلوم نہیں غیر مقلد علماء کیوں سچائی کا ساتھ دینے کی ہمت نہیں کررہے ہیں؟ اگر آپ کے ہاں اس نظریات کے ساتھ سلفیت مجروح نہیں ہوتی تو کم از کم یہ بات عرب کے سلفی علماء کو بھی بتادیجئے تاکہ وہ آپ کے بارے میں بھی کسی غلط فہمی میں نہ رہیں اگر واقعی حضرت شاہ صاحب کے نظریات سلفیت کے خلاف ہیں اور یہ سلفیت کے میل نہیں کھاتے تو غیر مقلدین حضرات کے اکابر واصاغر کو کھلے عام ان سے برات کا اعلان کرکے برصغیر میں ہی نہیں عالم عرب میں بھی احتجاج کرنا چاہیئے۔ **سلفیوں کے امام مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم (گوجرانوالہ)** نے حضرت شاہ صاحب اور دیوبندی علماء کے بارے میں جو بیان دیا ہے ہم اسے نام کی تبدیلی کے ساتھ اسی غیر مقلدین کی نئی پود کی نذر کرتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے:

> شاہ صاحب کس قدر وسیع الظرف تھے اور غیر مقلدوں کی موجودہ پود میں کس قدر تنگ ظرفی اور انقباض ہے وہ اپنے خلاف کوئی چیز سننا نہیں چاہتے اور شاہ صاحب حنفی اور صوفی مکتب فکر پر عمل سے پرہیز نہیں فرماتے (**تحریک آزادی فکر ص ۱۲۰**) شاہ صاحب کی اس واضح حکیمانہ دعوت کے بعد آج کے غیر مقلدین کیلئے دو ہی راہیں ہوسکتی ہیں یا غیر مقلدیت کو رخصت کریں اور تقلید کو شرک کہنے سے کلیۃ پرہیز کریں یا پھر شاہ صاحب سے عقیدت ختم کریں ان دونوں چیزوں کا معا چلنا ''منکر مے بودن وہمرنگ مستاں زیستن کے مترادف ہوگا''۔ (**ایضا ۳۶۵**)

اور ہم اس پر یہ اضافہ کئے دیتے ہیں کہ مسئلہ **صرف عقیدت ختم کرنے کا نہیں الدھلویہ** لکھنے اور اسکی عرب میں

اشاعت کا بھی ہے۔

ہے تم میں کوئی جو اس کیلئے اٹھے؟......فقط